مُسلسل اِشاعت کے 63 سال

شمارہ : 1 جلد: 30

جنوری 2026 ◉ رجب المرجب ۱۴۴۷

ماہنامہ

لولاک

مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

مُلتان

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

حضرات علماءِ وخطباءِ کرام کی خدمت میں

بلوچستان میں قادیانیت کی رخصتی کا قابلِ دید نظارہ

قومی اسمبلی میں نیشنل کمیشن برائے اقلیتی حقوق بل اور مذہبی و سیاسی جماعتیں

قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والے پانچ افراد

www.laulak.info | www.amtkn.com | www.emaktaba.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱ جلد : ۳۰

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ

حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ

حضرت مولانا عبد المجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندرؒ

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلسِ منتظمہ

مولانا غلام رسول دین پوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبد الرزاق
مولانا عبد الرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگرانِ اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

بلوچستان میں قادیانیت کی رخصتی کا قابل دید نظارہ	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات مضامین

آیت مبارکہ وحدیث مبارکہ	مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	07
فتوحات صدیقی رضی اللہ عنہ پر ایک نظر (آخری حصہ)	مولانا حبیب الرحمٰن ندوی	08
ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے	مولانا اللہ وسایا	11
حضرات علماء وخطباء کرام کی خدمت میں	مولانا غلام رسول دین پوری	12
خلفاء راشدین اور اہل بیت کرامؓ کے باہمی تعلقات (قسط:۱۰)	علاّمہ زمخشری/مولانا احتشام الحسن	14
یزید کے متعلق سوالات اور ان کے جوابات (آخری حصہ)	شیخ الحدیث مولانا سید حامد میاں	17
یزید کو حق پر سمجھنے والے کا سوئے خاتمہ	انتخاب: مولانا عبدالستار گورمانی	22
قومی اسمبلی میں نیشنل کمیشن برائے اقلیتی حقوق بل اور مذہبی وسیاسی جماعتیں	ادارہ	23
انجیر سے بواسیر اور دیگر بیماریوں کا علاج	جناب ڈاکٹر خالد غزنوی	24

شخصیات

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ	خطاب: مولانا سید محمد ارشد مدنی مدظلہ	27
مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی شناخت	مولانا اللہ وسایا	30

ردقادیانیت

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ دنیا میں تشریف آوری کی حیثیت	مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ	32
محاسبہ قادیانیت جلد ۳۶ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	39
شعائر اسلام کا استعمال اور فتنہ قادیانیت	مولانا محمد وسیم اسلم	42
دوروزہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے تأثرات ومقاصد	مولانا عبدالرحمٰن جامی	45
قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے والے پانچ افراد	ادارہ	46

متفرقات

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا چھ روزہ دورہ کراچی	مولانا محمد رضوان قاسمی	47
تبصرہ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن سیف	49
جماعتی سرگرمیاں	مولانا محمد وسیم اسلم	51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ انیوم

بلوچستان میں قادیانیت کی رخصتی کا قابل دید نظارہ!

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء، امابعد!

امسال ۱۳؍نومبر ۲۰۲۵ء سے بلوچستان کے لئے تبلیغی دورہ کا آغاز ہوا۔

کوئٹہ، مچھ، سبی اور پشین کے لئے تو فقیر راقم اور مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے ایک ساتھ سفر ہوئے۔ چمن، قلات، نوشکی، لورالائی، گلستان اور ژوب کے لئے حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے اسفار ہوئے۔ مولانا انوار الحق حقانی، مولانا مفتی محمد احمد، مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ اور دوسرے رہنما بھی شریک قافلہ تھے۔ بلوچستان کے اس سفر میں ایک بہت بڑی تاریخی خبر سننے کو ملی، اہل اسلام تک پہنچانے کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے عرض ہے کہ:

پاکستان بننے کے ایک سال بعد قادیانی جماعت کے بانی مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود ۱۹۴۸ء میں کوئٹہ گیا، اس زمانے میں فوج میں میجر محمود نامی ایک شخص قادیانی تھا، اس کے گھر مرزا محمود قادیانی قیام پذیر رہا۔ اسی دوران مرزا محمود قادیانی چیف گرو نے ایک تقریب میں اعلان کیا جسے پاکستان کے چیف جسٹس منیر احمد اور مسٹر جسٹس ایم آر کیانی نے ''رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء'' کے صفحہ ۲۸۰ پر لکھا ہے کہ:

''کوئٹہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد (پسر مرزا قادیانی) نے جو تقریر کی وہ نہ صرف نامناسب بلکہ غیر مآل اندیشانہ اور اشتعال انگیز تھی۔ اس تقریر میں انہوں نے بلوچستان کے صوبہ کی پوری آبادی کو احمدی بنا لینے اور اس صوبہ کو مزید جدوجہد کے مرکز کی حیثیت سے استعمال کرنے کی علی الاعلان حمایت کی۔ احمدی افسروں نے لوگوں کو احمدی بنانے کی مہم میں ازسرتاپا مصروف ہوجانا اپنا فریضہ خیال کیا۔ ان کے اس روّیہ کی وجہ سے احمدیوں کو اس امر کا حوصلہ ہوا کہ جہاں کہیں انہیں افسروں کی حمایت حاصل تھی یا حاصل ہونے کی توقع تھی، وہاں اپنے مقصد کے حصول میں زوروشور سے مصروف ہوجائیں۔''

عدالتی کمیشن کی رپورٹ کا متعلقہ اقتباس آپ نے ملاحظہ کیا کہ قادیانی نام نہاد خلیفہ نے بلوچستان کو احمدی اسٹیٹ اور پوری دنیا کے لئے قادیانی مرکز بنانے کا اعلان کیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ قادیانی افسران اپنے خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں اپنی سرگرمیوں کو قادیانی جماعت کے مفادات کے لئے استعمال میں لانے میں سرگرم عمل تھے۔

غرض بلوچستان کے صوبہ کو قادیانی سٹیٹ اور پوری دنیا کے لئے قادیانی مرکز بنانا، پورے صوبہ بلوچستان کے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کا منصوبہ یا خواب قادیانی نام نہاد خلیفہ کا منصوبہ یا سازش کا مرکزی محور تھا۔ اب دیکھئے کہ قدرت حق تعالیٰ نے وہاں کے مسلمانوں کو قادیانی سازش سے کس طرح محفوظ رکھنے کا سامان کیا کہ قادیانی منصوبہ ناکام ہوا، اور بلوچستان کے مسلمان قادیانی یلغار سے کیسے محفوظ رہے:

۱...... مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوسرے امیر مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے بلوچستان کے چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری، گورنر سے ملاقاتوں کے لئے کوئٹہ کا سفر کیا۔ تمام ذمہ دار افسران صوبہ کو بلوچستان میں قادیانی سرکاری افسران کی دیوانگی کی حد تک قادیانی عقائد کی تبلیغ سے آگاہ کیا۔ سرکاری خزانہ کے آب ودانہ پر پلنے والے قادیانی سرکاری ملازمین کی قادیانیت کی تبلیغ کے سدباب کے لئے سد سکندری قائم کرنے کا ان ملاقاتوں نے اتمام حجت کا موقع فراہم کیا۔

۲...... مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے ناظم اعلیٰ مولانا محمد علی جالندھری نے بلوچستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا نہ صرف کوئٹہ میں دفتر قائم کیا، بلکہ پورے صوبہ میں تبلیغی دورہ کر کے اسلامیان بلوچستان کو قادیانی کفر کے مقابلہ میں صف آرا کر دیا۔

۳...... ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں جمعیت علمائے اسلام کو بلوچستان اسمبلی میں ایک بڑی بھرپور نمائندگی ملی، تب سرحد اور بلوچستان میں جمعیت علماء اسلام، نیشنل عوامی پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے اشتراک سے حکومتیں قائم ہوئیں۔

۴...... اس زمانے میں قادیانی حماقت نے یہاں شرارت کا نیا ڈول ڈالا کہ ژوب میں قادیانی افسران نے قران مجید کے محرف ترجمہ والے نسخے تقسیم کئے۔ تب اسلامیان ژوب اس قادیانی اشتعال انگیزی اور کفر بواح کے خلاف میدان عمل میں اترے۔ پورے علاقے میں وہ احتجاج ہوا کہ قادیانی افسران بھیگی بلی بن کر دن کو تارے گننے لگے۔ بلوچستان کی صوبائی اور ڈسٹرکٹ ژوب کی حکومت، اسٹیبلشمنٹ اور تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں نے امن قائم کرنے کے لئے ضروری گردانا کہ پورے ضلع سے قادیانی افسران کو ''نو دو گیارہ'' کر دیا جائے اور آئندہ کے لئے

پابندی عائد کردی گئی کہ کبھی بھی ژوب کی ڈسٹرکٹ حدود میں کوئی سول یا فوج یا کسی بھی ادارے کا قادیانی افسر نہیں لگایا جائے گا گویا اس معاہدہ کے ذریعے قادیانیوں کے ضلع ژوب میں داخلہ کی ہمیشہ کے لئے پابندی لگ گئی۔ اس سلسلہ میں مولانا سید شمس الدین شہید، حاجی محمد عمر، حاجی محمد علی، مولانا اللہ داد کاکڑ، حاجی فیاض حسن سجاد اور دوسرے حضرات نے بڑی سرگرمی دکھائی۔

۵...... قادیانی خلیفہ کی رعونت اور خام خیالی کے بلند و بالا منصوبوں کو قدرت نے ایسے ناکام کیا کہ پورے بلوچستان میں کوئٹہ کے ایم اے جناح روڈ کی ایک ذیلی گلی میں قادیانی مرکز کے علاوہ پورے صوبہ میں کہیں قادیانی دفتر، مرکز یا ان کا عبادت خانہ نہ بن پایا۔

۶...... آج سے اکتالیس (۴۱) سال قبل قادیانی شرارت پر اسلامیان بلوچستان نے قادیانی دفتر کوئٹہ کا گھراؤ کیا تب اسلامیان کوئٹہ کی جدوجہد سے وہ قادیانی مرکز انتظامیہ نے سربمہر کر دیا۔ ۴۱ سال ان کا مرکز سرکاری احکامات کے تحت قانونی طور پر پابند رہا۔

۷...... اب نومبر ۲۰۲۵ء میں ہم لوگ بلوچستان گئے، تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کی ایک نشست میں ذمہ داران و رہنمایان نے بتایا کہ وہ بلوچستان میں اکلوتا قادیانی مرکز جو ۴۱ سال سے سیل تھا قادیانی جماعت نے فروخت کر دیا ہے۔ کاکڑ برادری کے دو بھائیوں اور کاسی برادی کے دو بھائیوں یعنی کل چار حصے داروں نے وہ قادیانی مرکز خرید لیا ہے اور نئے مسلمان مالکان نے تحریری طور پر وہاں کے مسلمانوں سے معاہدہ کیا ہے جس کی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے دفتر میں کاپی موجود ہے کہ اس پلاٹ کے مسلمان مالکان نہ تو کسی قادیانی کو یہاں کرائے پر کوئی جگہ دیں گے نہ ہی کسی قادیانی کو یہ جگہ کلیتاً یا جزواً دیں گے۔ پورا قادیانی مرکز دفتر مہمان خانہ، میٹنگ ہال، رہائشی مکان اور مرزا اڑہ سب کچھ منہدم کر دیا گیا ہے۔ اسے ایک پلاٹ کی طرح مکمل طور پر صاف کر کے مسلمان مالکان نئی تعمیر کا آغاز کریں گے۔

ایک ہی قادیانی مرکز تھا جو بک گیا، قادیانی سازش ناکام ہوئی۔ بلوچستان کا صوبہ کیا قادیانی اسٹیٹ بننا تھا کہ قادیانی مرکز ہی سرے سے معدوم ہو گیا۔ قادیانیت وہاں سے گدھے کی سینگ کی طرح غائب، خائب و خاسر ہو گئی۔ ملعون قادیان کے ملعون بیٹے کے اقتدار کے خواب کا نشہ ہرن ہو گیا۔ مسلمان سرخرو ہوئے قادیانی کفر شکست کا شکار ہو گیا۔ پورے صوبہ بلوچستان میں کوئی قادیانی مرکز نہیں۔ قادیانیت کی وہاں سے صف لپیٹ دی گئی۔ قادیانیت کا جنازہ نکل گیا۔ ان کی پریشان خیالی، زبوں حالی کا مصداق بن گئی۔ ان کی لن ترانیاں شیطان کی بانسری کی صداء بصحرا بن گئیں۔

نام تک نہیں رہا ان کا ناموں میں اور نشان تک نہیں رہا ان کا نشانوں میں۔ دیدہ عبرت اس ویران قادیانی مرکز کی بربادی کو فقیر راقم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ژوب سے قادیانیت بدری، کوئٹہ میں ۱۴ سال قادیانی دفتر کے سرکاری بندش اور اب اختتام وانجام رسوائی اور ذلت کے مناظر سب قدرت نے دکھا دیئے۔ کتنی مسلمانوں کی خوش نصیبی اور کتنی قادیانیت کی بدنصیبی۔

اب بھی کوئی نہ سمجھے تو اسے خدا سمجھائے۔ ان حالات میں قادیانیت کی مرجاہٹ اور اسلام کی مسکراہٹ قابل نظارہ ہیں: وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر انك علی كل شئ قدیر!

دانتوں کے کیڑے کا علاج

جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث صدر المدرسین حضرت مولانا محمد صدیقؒ کے دانت میں کیڑا لگ گیا۔ جس کے درد نے سخت پریشان کردیا دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس گئے اس نے معائنہ کے بعد متاثرہ دانت کے نکالنے کا مشورہ دیا۔ آپ حضرت حکیم عطا اللہ مرحوم کے پوتا حضرت حکیم حنیف اللہ مرحوم کے صاحبزادہ حکیم محمد طارق کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا کہ پان والا تمباکو کا زردہ اور شہد ہم وزن مکس کر کے دانتوں کو مکمل لیپ کریں منہ زیادہ سے زیادہ بند رکھیں دانت کو لگا ہوا کیڑا مرجائے گا اور درد کا آرام آجائے گا۔ دانت نکلوانے کی ضرورت باقی نہ رہے گی چنانچہ عمل کرنے سے ایسا ہی ہوا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

دماغی دورے کا علاج

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے گاؤں باڑہ میں ایک آدمی کو دماغی دورہ پڑا حضرت جالندھریؒ اسے علاج کے لئے ملتان حضرت حکیم عطا اللہ مرحوم کے ہاں لائے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ ان کے سر پر بھیڑ کے دودھ کی دس دھاریں ماریں آرام آجائے گا، گیارہویں دھار نہ مارنا ورنہ پھر دورہ شروع ہوجائے گا۔ حضرت جالندھریؒ نے وجہ دریافت کی: حضرت حکیم صاحب نے فرمایا کہ اس کا خون بہت زیادہ گاڑھا ہوگیا ہے بھیڑ کی دس دھاریں سر پر مارنے سے خون پتلا ہو جائے گا اسے صحت ہوجائے گی۔ گیارویں دھار ماری تو خون اتنا پتلا ہوجائے گا کہ اسے پھر دماغی دورہ خون زیادہ پتلا ہونے کی وجہ سے پڑ جائے گا۔ چنانچہ ۱۰ دھاریں سر پر مارنے سے اسے آرام ہوگیا اور وہ اکیلا گھر چلا گیا۔ (مولانا عزیز الرحمن جالندھری بروایت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

آیت مبارکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ، وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ: (اے پیغمبر!) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

تشریح: اس آیت کریمہ میں اس امت کے لئے صرف آنحضرت ﷺ کے اتباع پر محبت خداوندی کا وعدہ ہے اور کسی نبی کے اتباع یا اس پر ایمان لانے پر موقوف نہیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔ (پ ۳: آل عمران: ۳۱)

حدیث مبارکہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. (رواه البخاري ومسلم في غزوة تبوك) وفي لفظ المسلم: خَلَّفَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَلَّفْتَنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ. وفي لفظ آخر عنده: إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ نَبِيًّا!

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا کہ: تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت ہارون موسیٰ (علیہما السلام) کے ساتھ تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا (اس لئے کہ تم ہارون کی طرح نبی نہیں)۔ (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے غزوہ تبوک کے باب میں) اور مسلم شریف کی روایت میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک جہاد میں حضرت علی ؓ کو ساتھ نہیں لیا بلکہ گھر پر چھوڑ دیا، تو حضرت علی ؓ نے (بطور نیازمندانہ شکایت کے) عرض کیا کہ: آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا۔ آپ نے ان کو تسلی کے لئے ارشاد فرمایا کہ: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے ہارون موسیٰ (علیہما السلام) کے ساتھ (یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے پاس اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے، اسی طرح سے تم اس وقت میرے نائب تھے) لیکن میرے بعد نبوت نہیں (اس لئے تمہارا مرتبہ اگرچہ ہارون کا سا ہے مگر تم کو نبوت حاصل نہیں)۔ مسلم شریف کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ نَبِيًّا (مگر تم نبی نہیں ہو)!

فتوحات صدیقی پر ایک نظر

دوسرا اور آخری حصہ

مولوی حبیب الرحمٰن ندوی

اچھا! تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تقریر ملاحظہ ہو، آپ کے عہد خلافت میں سب سے پہلا لشکر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں عرب وشام کی سرحدوں کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت اسے رخصت کرنے کے لئے خود پا پیادہ شہر سے باہر تک جاتے ہیں اور روانگی کے وقت اسے روک کر یہ تقریر ارشاد فرماتے ہیں: ''لوگو! ذرا ٹھہرو، میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں، تم ان کو یاد رکھو۔ دیکھو خیانت نہ کرنا، فریب نہ کرنا، سرکشی نہ کرنا، دشمن کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹنا، چھوٹے بچے کو، بوڑھے کو اور عورت کو قتل نہ کرنا۔ کھجور کے درخت کو نہ اکھاڑنا اور نہ جلانا۔ پھل دار درخت کو نہ کاٹنا۔ بکری گائے یا اونٹ کھانے کے سوا ذبح نہ کرنا اور دیکھو! تم کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جنہوں نے اپنی زندگی عبادت خانوں کے لئے وقف کردی ہے۔ تم ان کو کچھ نہ کہنا۔ انہیں اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ تم کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو تمہارے پاس الوان نعمت لے کر آئیں گے۔ تم ان کھانوں میں سے یکے بعد دیگرے جب کچھ کھاؤ تو ان کھانوں پر اللہ کا نام لو۔ تم کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جن کے سر بیچ سے منڈے ہوں گے۔ تم ان کو تلوار سے کھٹکھٹانا۔ جاؤ اللہ کا نام لے کر جاؤ۔ اللہ تم کو دشمن کے نیزوں سے اور طاعون سے محفوظ رکھے۔''

اللہ اللہ کہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر جبر وتشدد کا الزام اور کہاں ان کا اپنی فوج کو یہ ہدایت دینا کہ نہ بچوں کو قتل کرنا، نہ بوڑھوں اور عورتوں کو، نہ پھل دار درخت کو کاٹنا نہ بے ضرورت جانوروں کو ذبح کرنا۔ واضح رہے کہ اسلام نے دشمن سے جنگ کرنے کی اجازت بھی اسی وقت دی ہے جب کہ دشمن سے صلح کے سارے باعزت امکانات ختم ہوجائیں۔ تفصیل کی گنجائش نہیں۔ ورنہ یہاں یہ بتانے کی ضرورت بھی تھی کہ اسلامی فوجوں کے حریف دشمنان اسلام کا کیا طریقہ جنگ تھا؟ وہ قابو پانے پر اپنے حریف اور اس کے مال وجائیداد کے ساتھ کیا سلوک کیا کرتے تھے۔ بہرحال ان کے مقابل میں مسلمانوں کے حالات ملاحظہ ہوں اور خلیفۃ المسلمین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک اور تقریر ملاحظہ ہو۔ شام کی طرف لشکر کی روانگی کے وقت اس کے قائد حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایات دے رہے ہیں:

''تقویٰ کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ تمہارے باطن کو تمہارے ظاہر کی طرح دیکھتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بہتر وہ آدمی ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ کا

سب سے زیادہ مقرب بندہ وہی ہے جو اپنے عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ اللہ سے قریب ہے۔ میں نے تم کو خالد کا کام سپرد کیا ہے۔ اس لئے تم جاہلیت کی باتوں سے بچو۔ کیونکہ اللہ ان باتوں کو اور ایسے لوگوں کو مبغوض رکھتا ہے اور تم جب اپنے لشکر کے پاس پہنچو تو خوش خلقی کے ساتھ پیش آؤ اور بھلائی کے ساتھ اپنے معاملہ کا آغاز کرو اور ان سے اس کا وعدہ بھی کرو اور جب تم ان کو نصیحت کرو تو اختصار سے کام لو۔ کیونکہ کثرت کلام میں آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کیا کہا تھا۔ اپنے نفس کی اصلاح کرو تو لوگ تمہارے لئے ٹھیک رہیں گے اور نمازیں معہ مکمل رکوع وسجود اور خشوع کے ان کے اوقات میں ادا کرو جب دشمن کے قاصد تمہارے پاس آئیں تو ان کا اکرام کرو اور ان کا قیام مختصر رکھو تاکہ وہ تمہارے لشکر سے جائیں تو اس سے باخبر نہ ہوں اور ان کو اہل لشکر مت دکھاؤ ورنہ وہ تمہارا خلل دیکھ لیں گے اور تمہارے حال سے واقف ہو جائیں گے۔ ان قاصدوں کو لشکر کی اچھی جگہ میں ٹھہراؤ اور اپنے لوگوں کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کرو۔ تم خود ہی ان سے گفتگو کرو۔ اپنے بھید کسی پر نہ کھولو۔ ورنہ کام بگڑ جائے گا۔ بات سچ کہو تو مشورہ بھی سچ ہوگا اور اپنی کوئی بات اپنے مشیر سے نہ چھپاؤ۔ ورنہ بات تمہارے سر آپڑے گی اور رات کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کیا کرو تاکہ تم کو خبریں معلوم ہوں اور پوشیدہ باتوں کا تم کو علم ہو۔ اپنے محافظین کی تعداد زیادہ رکھو اور اپنے لشکر میں ان کو پھیلا دو اور بسا اوقات ان کی بے خبری میں اچانک ان کی چوکیوں پر پہنچ جایا کرو۔ پھر جس شخص کو تم اپنی ڈیوٹی سے غافل پاؤ اس کی اچھی طرح سرزنش کرو اور بے غیر زیادتی کے اس کو سزا دو اور رات کو ان کے درمیان باری مقرر کرو اور پہلی باری کو بہ نسبت دوسری کے زیادہ طویل کرو کیونکہ دن سے قریب ہونے کے باعث یہ زیادہ آسان ہوگی۔ مستحق سزا کو سزا دینے سے نہ جھجکنا۔ سزا کے معاملہ میں نہ زیادہ دیر کرو اور نہ جلدی کرو اور نہ اس کو بے اثر کرو۔ اپنے لشکر سے غافل نہ بیٹھو ورنہ تم اس کو خراب کردو گے اور زیادہ ان کی کھوج کرید بھی نہ کرو۔ ورنہ تم ان کو رسوا کر دو گے۔ لوگوں کے بھید معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو جو ان کے ظاہر احوال ہوں۔ ان پر بس کرو۔ بے کار آدمیوں کے پاس نہ بیٹھو۔ اہل صدق ووفا اور راست باز لوگوں کے ساتھ اٹھو بیٹھو اور جم کر لڑو۔ بزدلی نہ دکھاؤ۔ ورنہ لوگ بزدلی دکھائیں گے۔ خیانت سے بچو کیونکہ خیانت فقر کا باعث ہوتی ہے اور مدد کو دور کر دیتی ہے۔ تم کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو عبادت گاہوں میں گوشہ نشیں ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ تم ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔‘‘ (ابن اثیر ج ۲ ص ۲۷۷)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تقریر اور اس کا ترجمہ آپ نے ملاحظہ کیا۔ اس موقع پر اس بات کو بھی ذہن میں رکھئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان کیسے نازک ترین حالات سے دوچار تھے؟ مخالف قوتیں کس طرح سر اٹھا رہی تھیں؟ کیا حق نہیں تھا کہ اس موقع پر خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اپنی فوج کا دل بڑھانے اور اس میں سرفروشی وجانبازی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اس کے سامنے قومی وقار، ملکی اور نسلی عزت وحرمت اور مال غنیمت کے حصول کا ذکر بھی کرتے؟ مگر آپ نے ان کی دونوں تقریریں پڑھیں کیا ان میں اس قسم کی کسی بات کا کوئی ادنیٰ اشارہ بھی مذکور ہے؟

احتساب نفس اور خدا پرستی کی تعلیم تو آج کی اس مہذب دنیا میں بھی فوج کو نہیں دی جاتی۔ جب کہ دنیا آج اپنے آپ کو متمدن اور ترقی یافتہ کہتی ہے۔ کہاں ڈیڑھ پونے دو ہزار برس پہلے کا وہ زمانہ جسے دنیا کی تاریخ میں انسانیت کے عہد طفولیت کا دور کہا جاتا ہے؟

دنیا میں ایک سے ایک حکمراں اور فاتحین گزرے ہیں لیکن کیا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسا کوئی ایسا حکمراں بھی گزرا ہے جس نے دنیا کے بہت بڑے حصے کو فتح بھی کیا ہو۔ لیکن نہ دشمن کے شہر کو برباد کیا نہ اس کے دیہات کو، نہ اس کے کھیتوں میں آگ لگائی ہو نہ بوڑھوں، بچوں اور عورتوں پر ہاتھ اٹھایا ہو۔ کیا دلوں کو موم بنانے اور اس میں اپنے لئے جگہ پیدا کرنے کا اس سے بہتر طریقہ دنیا دریافت کرسکی ہے؟ اگر نہیں تو اسلام کی اس بیش بہا خصوصیات کا اعتراف نہ کرنا کیسی دیدہ دلیری اور بدنصیبی کی بات ہے۔ کاش! دنیا میں آج اسلام بھی حکمراں ہوتا، مسلمان حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی خصوصیات زبانی گنوانے کے بجائے خود اس کو اپنی زندگی میں ڈھالنے کا عزم وحوصلہ بھی رکھتے۔ پھر یقین مانئے نہ دنیا اسلام کی زندہ حقیقتوں پر پردہ ڈالتی اور نہ اس سے دور بھاگتی۔ پھر تو اسلام ہی سب کچھ ہوتا اور ہر طرف اسی کا بول بالا ہوتا۔

اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان اپنی حالت پر غور کریں اور اگر انہیں اپنا مذہب عزیز ہے تو اس کے لئے اس سے پہلے خود اپنی زندگی کو اس کا ایک زندہ نمونہ بنا کر پیش کریں۔ یہ اس لئے کہ اس کے علاوہ اس کی خدمت کا اور کوئی دوسرا طریقہ موثر اور کارگر نہیں۔ آج دنیا کو اس کی ضرورت بھی ہے اور اس کی خدمت کا یہی سب سے زیادہ موثر طریقہ بھی۔ ’’فاعتبروا یا اولی الابصار‘‘

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند بابت ماہ ستمبر ۱۹۶۵ء ص ۱۸ تا ۲۲)

غیر عالم ہو کر خود کو مولانا کہلوانے کا شرعی حکم

ایک آدمی نے سوال کیا کہ ایک شخص عالم نہیں لیکن خود کو حضرت مولانا مدظلہم لکھواتا ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ مفتی سعد اللہ لدھیانوی نے فرمایا کہ: قرآن مجید کی نص قطعی لعنت اللہ علی الکاذبین کا وہ مستحق ہے۔ (نامہ نگار: عبدالحکیم انٹر چینج)

ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے

مولانا اللہ وسایا

عربی کا مقولہ ہے’’کل شئی یرجع الیٰ اصلہٖ‘‘ ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔
۱۹۶۶ء سے حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے برطانیہ، یورپ اور فجی آئی لینڈ وغیرہ کا تین سالہ تبلیغی دورہ کیا۔ واپسی پر آپ نے حج کے لئے تشریف لے جانا تھا، قادیانی کتب آپ نے اپنے ایک دوست کے پاس اوسلو برطانیہ میں رکھوا دیں۔ حج کے بعد آپ پاکستان تشریف لائے، حضرت جالندھریؒ کا وصال ہوگیا، آپ کو مجلس کا مرکزی امیر منتخب کرلیا گیا۔ مصروفیات بڑھ گئیں، آپ دوبارہ یورپ کے دورہ پر نہ جاسکے، آپ کا وصال ہوگیا۔ جس دوست کے پاس کتابیں رکھی تھیں ان سے ایک آدھ کتاب علامہ خالد محمودؒ مانچسٹر لے گئے۔ ایک آدھ کتاب مولانا منظور احمد الحسینی مرحوم کو دستیاب ہوگئی۔

فقیر راقم کا ۱۹۸۵ء میں برطانیہ کا پہلا تبلیغی دورہ ہوا، ان صاحب کا جن کے پاس کتابیں تھیں معلوم کر کے ٹرین سے اور پیدل کا سفر کر کے ان کے مکان پر گیا وہ کتابیں قریب کے کسی مسجد کے خطیب کو دے چکے تھے وہ خطیب فوت ہوگئے وہ کتابیں کون اٹھالے گیا؟ دل موس کر رہ گئے۔

حضرت علامہ خالد محمودؒ کے پاس سیرت المہدی کا مکمل سیٹ حضرت مناظر اسلام کے تخریج شدہ حوالہ جات والا تھا۔ بارہا حضرت علامہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے سیرت المہدی کا کوئی اور سیٹ دے دو یہ لے لو۔ مگر ایسے نہ ہوسکا، حضرت مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کے پاس ملعون قادیان کے الہامات کے مجموعہ’’تذکرہ‘‘ کا ۱۹۳۵ء کا شائع شدہ پہلا ایڈیشن تھا، جن پر مولانا لال حسین اختر کے قلم سے حوالہ جات لگے ہوئے تھے۔ یہ نسخہ حضرت حسینی صاحب کے زیر استعمال رہا وہ مدینہ طیبہ میں وصال فرماگئے تو یہ کتاب مولانا کی اہلیہ کے پاس رہی۔ اب حضرت مفتی محمد سہیل احمد صاحب جلال پوری حال متوطن لندن کو مولانا حسینی مرحوم کی اہلیہ سے وہ نسخہ تذکرہ کا موصول ہوا۔ مولانا مفتی خالد محمود ناظم اعلیٰ اقراء روضۃ الاطفال، برمنگھم کی کانفرنس ۲۷ جولائی ۲۰۲۵ء پر گئے وہ کتاب ساتھ لائے۔ اس کے باہر لگے حوالہ جات کو کمپوز کر کے اس کی فہرست بھی عنایت کی یوں ۴۹ سال بعد یہ کتاب دفتر مرکزیہ کی لائبریری میں جمع ہوئی۔

ایک دفعہ پھر کل شئی یرجع الیٰ اصلہٖ کا عملی نمونہ سامنے آگیا’’الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ‘‘

حضرات علماء، خطباء کرام کی خدمت میں

مولانا غلام رسول دین پوری

جوں جوں حضور اقدس ﷺ کا زمانہ مبارک ہم سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ ہر آئے دن نئے سے نئے فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ زیغ وضلال، الحاد و بے دینی کی طرف دعوت دینے والے، جگہ بہ جگہ سر اٹھا رہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ اور نشریاتی چیزوں کے ذریعے ایمان کو ضائع کرنے والے زہریلے مادے اور اثرات چھوڑے جا رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان مبارک ''دعاۃ علیٰ ابواب جھنم '' (کہ داعی ہوں گے لیکن جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے) کے مطابق ایسے داعی پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ جیسے مرزا غلام احمد قادیانی ہوا اور اس کا ترجمان جاوید غامدی، مرزا جہلمی وغیرہ کی صورت میں، ایسے داعی آن واحد میں پیدا نہیں ہو جاتے بلکہ ان کے پیچھے یہود ونصاریٰ اور ملحدین کا ہاتھ کارفرما ہوتا ہے۔ دھیرے دھیرے ان کو تیار کیا جاتا ہے۔ جیسے مرزے قادیانی کو منظر عام پر لانے کے لئے کئی سال لگے۔ (تفصیل رئیس قادیان کتاب میں)

مشہور مقولہ ہے کہ اولیاء وصلحاء اور علماء ربانیین کو فتنوں کی قبل از وقت بو آجاتی ہے۔ ہم بھی حواس سلیمہ رکھیں اور فتنوں کو سونگھنے کی عادت ڈالیں اور امت مسلمہ کو ان فتنوں سے باخبر بھی کیا کریں اور ایمان بچانے کی تجویزیں دیا کریں اور تدبیریں سمجھایا کریں۔ محراب ومنبر، دروس وبیانات کے ذریعے جہاں ہم اصلاح معاشرہ پر وعظ ونصیحت اور تقریریں کرتے ہیں، اس موضوع (یعنی قادیانیت کا فتنہ وغیرہ) کو بطور خاص بیان کریں۔ کیونکہ قادیانیت کا فتنہ ہو یا اس کی خدمت وتحفظ دینے والے جدید فتنے، یہ سب کے سب حضور اقدس ﷺ کی عظمت اور آپ ﷺ کی رفعت شان کو گھٹانے اور کم کرنے کی ناکام کوشش اور سعی لاحاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تو ان کے لئے ہے بھی ناممکن۔ کیونکہ ''ورفعنا لك ذكرك'' اعلان خداوندی کے آگے ایسی محنتیں رائیگاں ہیں۔ لیکن علماء ربانیین کا وجود قرآن وسنت کی روشنی میں خدمت دین قویم، اشاعت وحفاظت، دین بالخصوص ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے رکھا ہے۔ آج علماء کا مقام ومرتبہ، عزت ووقار اگر ہے تو صرف اور صرف حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت کی برکت کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا علماء وخطباء، واعظین ومقررین کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا بیان، آپ کی وعظ ونصیحت، آپ کا درس، آپ کی تقریر میں حضور اقدس ﷺ کی سیرت، آپ ﷺ کی نبوت ورسالت، آپ ﷺ کی ختم نبوت کا

بیان ہو، آپ ﷺ کی تعلیمات کو اجاگر کریں۔ جن فتنوں کی آپ ﷺ نے نشان دہی اور پیشین گوئی فرمائی ہے انہیں بیان کریں تاکہ امت مسلمہ کا ایمان بچ سکے۔

لہٰذا ہم توحید وسنت، نبوت ورسالت، قبر وآخرت، اصلاح معاشرہ پر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ فتنوں پر بھی مفصل بیان کیا کریں۔ خصوصاً جن ذرائع کو اختیار کر کے فتنے داخل ہوتے ہیں، ہم انہیں وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان کریں۔ مثلاً الہام ووحی کا مفہوم، مجدد کون ہوتا ہے؟ اس کی علامات کیا ہیں؟ کرامت ومعجزہ، ولایت کیا ہے؟ اولیاء اللہ کی تعریف اور ان کی صفات وعلامات قرآن وسنت کی روشنی میں، مقام نبوت ورسالت، امام مہدی کی پہچان، سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کا تعارف، ان کی حیات اور رفع ونزول، قرب قیامت میں نزول کے بعد کیا فرائض وکارنامے سرانجام دیں گے؟ وغیرہ موضوعات۔

کیونکہ الہام وولایت، مجددیت ومہدویت، مسیحیت، نبوت ورسالت کے دعاوی سے فتنے امت میں داخل ہوتے ہیں تو ہم پہلے سے ان کا سدّ باب کریں۔ لیکن صرف سنی سنائی باتوں پر اکتفا نہ کریں بلکہ قرآن وسنت اور اکابرین کی اس موضوع پر تصانیف کا گہرائی سے مطالعہ کر کے محقق ومستند باتیں بیان کریں۔ نہ سمجھ آنے پر بڑے بڑے علماء، محدثین ومفسرین سے سمجھیں۔ امت میں اتحاد واتفاق کی فضا قائم کریں۔ خلفشار وانتشار سے امت کو بچائیں۔ اپنی تقریروں کو رسمی نہیں بلکہ حقیقی وبامعنی بنائیں اور سب سے بڑی چیز تلاوت قرآن پاک، نماز باجماعت اور ذکر اللہ کا اہتمام ہے جو تقریروں کو با اثر بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! بحرمۃ سید المرسلین وخاتم النّبیین ﷺ!

تحفظ ختم نبوت سیمینارز نوشہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰ر نومبر ۲۰۲۵ء کو گورنمنٹ خوشحال خان خٹک ڈگری کالج اکوڑہ خٹک اور گورنمنٹ خان کوہی کالج نظام پورہ میں ختمِ نبوت سیمینارز منعقد ہوئے۔ جس میں طلبہ اور اساتذہ نے بھرپور شرکت کی۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے خوشحال خان خٹک کالج میں جب کہ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے گورنمنٹ خان کوہی کالج نظام پور میں عصر حاضر کے پھیلتے الحاد وفتنوں سے متعلق طلبہ کی فکری ودینی رہنمائی کی۔

ختم نبوت سیمینار حکیم آباد نوشہرہ

دی پیس اسکول، حکیم آباد نوشہرہ میں ۱۱ نومبر ۲۰۲۵ء کو ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے طلبہ کو عصر حاضر کے فتنوں سے آگاہ رہنے کی تلقین کی۔

خلفائے راشدین اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات

قسط نمبر 10　علامہ زمخشریؒ/مولانا احتشام الحسن کاندھلویؒ

۰۷...... کوفہ میں ایک شخص حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا جو شیخینؓ کو برا کہتا تھا۔ حضرت علیؓ نے اپنے غلام سے فرمایا: اے قنبر! اس کی گردن اڑا دو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ میری گردن کیوں اڑواتے ہیں؟ میں تو آپ ہی کی وجہ سے ان پر غصّے ہو رہا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا: یہ کیوں کر؟ اس شخص نے عرض کیا: میں ایک غریب آدمی ہوں جس کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میسر نہیں ہوئی اور نہ یہ معلوم ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا رتبہ حضور ﷺ کے یہاں کیا تھا اور تمہارے یہاں ان کی کتنی عظمت ہے؟ البتہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا جو اکثر آپ کے پاس آتے جاتے ہیں وہ آپ کو ان دونوں سے افضل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ انہوں نے ظلماً آپ کی حق تلفی کی اور پہلے خود خلیفہ بن گئے۔

حضرت علیؓ نے پوچھا: کیا تو ان لوگوں کو جانتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: نام نہیں جانتا، مگر ہاں صورت دیکھ کر پہچان سکتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: واللہ! خدا اور رسول کے حکم سے یہ دونوں مجھ سے پہلے خلیفہ بنے اور مجھ پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا اور اگر تو اپنی غربت اور شیخینؓ کی نسبت اپنی کم علمی کا اعتراف نہ کرتا تو میں اس وقت تیری گردن اڑا دیتا۔ پھر غلام سے فرمایا: اے قنبر! نماز کے لئے منادی کرو اور ظہر کا وقت تھا لوگ جمع ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے اوّل نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور حق تعالیٰ شانہ کی کماحقّہ حمد وثنا کی اور رسول اللہ ﷺ پر جیسا چاہئے تھا درود وسلام بھیجا اور مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا: حق تعالیٰ جل شانہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو ایسے وقت بھیجا جب کہ اسلام پرانا ہو گیا اور دین کی رونق جاتی رہی تھی اور کفر کی وجہ سے ظلمت پھیل گئی تھی اور لوگ زمانہ جاہلیت کی گمراہیوں میں پڑے ہوئے بتوں کی عبادت اور مورتیوں کی تعظیم کرتے تھے اور اللہ وحدہ لاشریک لہ کا انکار کرتے تھے۔ ایسے وقت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک اللہ ذات پاک کے سواء کوئی معبود نہیں۔ لوگوں نے حضور ﷺ کو جھٹلایا اور کہا: ”اجعل الالهة الٰها واحداً ان هٰذا الشی ءعجاب“ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور میں اس وقت بچہ ہی تھا۔ اپنے آپ کو بھی نہیں بچا سکتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش اور آپ ﷺ کے گھر میں رہتا تھا۔ اس حالت میں حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔ لوگوں سے لڑتے جھگڑتے رہے اور ان کو ڈراتے دھمکاتے۔ لیکن خود ان کو ڈرائے سے نہ ڈرتے تھے اور امورِ دین کو کھلم کھلا کرتے تھے اور اپنے ایمان کو

نہ چھپاتے، حتیٰ کہ قریش کہنے لگے کہ ابنِ ابی قحافہ تو مجنون ہوگیا۔ اسلام کے لئے ابوبکرؓ ہی احق اور اولیٰ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان سے زائد کسی سے محبت نہ تھی اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور ﷺ کے بعد ان سے زائد صاحبِ اکرام کوئی نہیں اور نہ کوئی شخص دنیا وآخرت میں ابوبکرؓ سے بہتر اور افضل ہے۔

بعض لوگ مجھے شیخینؓ سے افضل کہتے ہیں، ان کے قلوب میں بقیہ نفاق ہے اور اس سے ان کا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا ہے اور امت محمدیہ علیہ التحیۃ میں اختلاف پیدا کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا حال پہلے ہی مجھے بتادیا تھا اور ان کے قتل کا حکم فرمادیا تھا اور قریب ہی آخر زمانہ میں ان کی حکومت ہوگی جس میں خسران ونامرادی کی آفت بڑھ جائے گی اور شریف روافض کی تبلیغ کو عروج ہوگا اور ان کے مخالف ذلیل ہوں گے۔ حق مٹ جائے گا اور رفض وبدعت اور گناہ وبدکاری کھلم کھلا ہوگی اور دولت سب ان کے پاس منتقل ہوجائے گی۔ عزت ان کو حاصل ہوگی اور ان کی سوء حالی نرم پوشاک اور عمدہ لباس سے بدل جائے گی۔ اس وقت جو لوگ علانیہ بھائی بھائی ہوں گے وہ باطن میں دشمن ہوں گے۔ کذب ان کے نزدیک خوبی ہوگا اور بدکاریاں ان سے ظاہر ہوں گی اور باوجود مغلظہ قسموں کے عہد وپیمان کی پرواہ نہ کریں گے اور نقضِ عہد کریں گے۔ قرآن کو بغیر سوچے سمجھے پڑھیں گے اور معارف وعلوم کو لغویات سے بدلیں گے۔ مصاحف کو معطل اور بیکار کردیں گے اور پے درپے معاصی کریں گے۔ صحابہؓ کو سبّ وشتم، ان کی برائی، ان لوگوں کا مذاق ہوگا اور صحابہؓ کے ان واقعات کی اتباع کریں گے جن کو حق تعالیٰ نے معاف کردیا ہے۔ اس سے مقصود صحابہؓ کی تضحیک اور توہین ہوگا، یہ باتیں چھوٹا بڑے سے سیکھے گا اور انہی خیالات میں نشوونما ہوگا۔ پس سنت مِٹ جائے گی اور بدعت کا اِحیاء ہوگا اس زمانہ میں جو شخص متبعِ سنت ہوگا وہ افضل الشہداء اور افضل العباد اور افضل المجاہدین ہوگا، ان کے لئے بشارت ہے ان کی مصیبت کسی قدر بڑی ہوگی۔ اس زمانہ میں بچہ سے زائد بڑا ابلا میں مبتلاء ہوگا۔ حق تعالیٰ نے ان کے ایمان کو کم کردیا اور ان کے اعمال برے کردیئے جس سے خدا کی زمین ان پر غضب ناک ہوگی اور آسمان بادلِ نخواستہ ان کو سایہ کرے گا اور تختہ زمین پر کوئی شخص عنداللہ ان سے زائد مبغوض نہ ہوگا۔ ان کی علامات بہت ہیں جن سے یہ پہچانے جاسکتے ہیں۔

جماعت کا چھوڑنا اور سلف صالحین میں گفتگو کرنا اور نمازوں میں تاخیر کرنا اور سنت کی تردید کرنا اور آثارِ صحابہؓ کو نہ ماننا اور کفار سے یگانگت، اس وقت ان کے سلاطین کا لباس حریرودیباج ہوگا اور مغنّیات کو رکھیں گے حکمتوں کی خرید وفروخت کرنا اور دین کا ضائع کرنا اور زنا کو حلال سمجھنا اور سود کھانا اور آزاد کی خرید وفروخت اور دین اور متبعِ سنت کا مذاق اڑانا اور مرگِ مفاجات اور بازاروں میں عورتوں کی خرید وفروخت اور راستوں کا بند ہونا اور ذمیوں کا حاکم ہونا اور اہل مذہب کی ذلت اور کمینوں کا سوار ہونا اور غریب کا قتل

اور غلاموں کا دولت مند ہونا، مخنثوں کی کثرت اور عورتوں کا سوار ہونا، بلند و پختہ عمارتیں بنانا، اہل ہوائی اور اہل بدعت کی طرف طبیعتوں کا مائل ہونا اور صاحبِ ثروت کی تعظیم کرنا، اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے رہنے والوں میں سب زائد شریر ہوں گے، انہی سے فتنہ وفساد نکلے گا اور ان کی طرف لوٹ کر جائے گا عالمِ ملکوت میں ان کا نام ارجاس والماس ہوگا، جب اصحابِ رسول ﷺ کو محفلوں، مجلسوں اور مسجدوں میں لعنت کی جائے گی اور لوگ اس کو اپنا شعار بنائیں گے تو حکمت سینوں سے نکل جائے گی اور ایک سبز و سرخ ہوا نازل ہوگی جس سے حق تعالیٰ ان کو بندر اور سور کی شکلوں میں مسخ کر دیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین ؓ! اگر ہم اس زمانہ کو پائیں تو کیا کریں؟ حضرت علی ؓ نے جواب دیا ایسے رہنا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفقاء رہے اور صبر کرنا اور جس راستہ پر ہم ہیں اس پر استقامت سے قائم رہنا اور حق تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی اطاعت اور صحابہ ؓ کی محبت کا حکم فرمایا ہے، تم اس پر جمے رہنا اور روافض کے پاس اٹھنا، بیٹھنا چھوڑ دینا، ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کیا کہ جنگلوں میں چلے گئے اور مشقتوں کو برداشت کیا اور میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ حق اور سنت پر مرنا، بدعت اور عصیان کی حیات سے بدرجہا بہتر ہے۔

خوب سمجھ لو کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ ہیں۔ پھر عثمان ذوالنورین ؓ اور پھر میں ہوں۔ میں نے تمہارے روبرو اور تمہاری پیٹھ پیچھے یہ صاف صاف کہہ دیا۔ اب تمہیں مجھ پر حجت کی گنجائش نہیں اور میں اللہ بالا و برتر سے اپنے اور تمہارے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں۔ (المختصر من کتاب الموافقۃ للزمخشری ص ۱۱۸ تا ۱۲۲)

وہ احادیث جو حضرت علی ؓ کے فضائل میں حضرت عمر ؓ سے مروی ہیں

۱۔...... حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں جنگِ خیبر میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں، وہ شخص حملہ آور ہے، پیچھے ہٹنے والا نہیں، حق تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دیں گے۔ حضرت جبرائیل اس کے دائیں جانب ہوں گے اور حضرت میکائیل اس کے بائیں جانب ہوں گے۔ یہ شب ہر مسلمان نے اس خواہش میں گزاری کہ وہ شخص میں ہوں، جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی ؓ بن ابی طالب کہاں ہیں نظر نہیں آتے؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ آشوبِ چشم میں مبتلاء ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت علی ؓ خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے قریب ہو۔ وہ قریب ہو گئے۔ پھر حضور ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور آنکھوں کو اپنے دستِ مبارک سے ملا اور حضرت علی ؓ حضور ﷺ سامنے سے ایسے اٹھے کہ گویا آنکھ دکھنے ہی نہ آئی تھی۔ (بخاری شریف باب ما قیل فی لواء النبی ﷺ حدیث ۲۹۷۶ ج ۱ ص ۴۱۸ قدیمی واللفظ الآخر)

یزید کے متعلق سوالات اور اُن کے جوابات

آخری حصہ　　شیخ الحدیث مولانا سید حامد میاں
سابق امیر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام پاکستان

ضمیمہ نمبر ۳ ...... بیعت ابن عمرؓ

اب رہا یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کیوں بیعت کی اور کیوں اہل مدینہ کے ساتھ مل کر نہیں توڑی بلکہ اس کی مخالفت کی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کافی عرصہ قبل جان چکے تھے کہ یہ لوگ حکومت ہرگز نہیں چھوڑیں گے چاہے جو ہو جائے۔ وہ نہ اہل مدینہ کی رعایت کریں گے نہ اہل مکہ کی اور نہ حرمین کا احترام کریں گے اور اہل مدینہ بلا احترام جنگ نہیں جیت سکتے اس لئے خونریزی فضول ہوگی جس سے بچنا چاہئے۔ ایسے ہی حالات دیکھ کر وہ بہت عرصہ قبل سیاسیات سے کنارہ کش ہو گئے تھے جس کی وجہ ایک واقعہ تھا جو اِن کے اور حضرت معاویہؓ کے درمیان گزرا تھا۔ جس کی تفصیل عرض کرتا ہوں مگر اس سے پہلے اس گفتگو کا پس منظر بھی جو آگے بحوالہ بخاری شریف آنے والی ہے۔

بات یہ تھی کہ حضرت ابوسفیانؓ نے ایک دفعہ حضرت عمرؓ کی ایک بات دیکھ کر طے کیا تھا کہ ہم سب جہاد میں بھرپور حصہ لیں گے۔ اُنہوں نے پوری مملکت شام اور اُس سے آگے ترکی کا علاقہ بھی فتح کیا اِس لئے بنواُمیہ کا خیال یہ ہو گیا تھا کہ حکومت ہم زیادہ بہتر طرح کر سکتے ہیں۔ وہ خود کو اِس کا مستحق سمجھنے لگے تھے اور اِس کا اظہار بھی کرتے تھے۔ اس کے بعد حضرت ابن عمرؓ و حضرت معاویہؓ کا واقعہ نقل کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے ابتدائی دور میں ایک مرتبہ سیدنا حضرت معاویہؓ مدینہ شریف تشریف لائے تو اُنہوں نے ابن عمرؓ سے تنہائی میں ایسے ہی خیالات کا اظہار فرمایا تھا مگر بڑے سخت الفاظ میں۔ بخاری شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَنَوْسَاتُھَا تَنْطِفُ قُلْتُ قَدْ کَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَیْنَ فَلَمْ یُجْعَلْ لِیْ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ فَقَالَتْ اِلْحَقْ فَاِنَّھُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ احْتِبَاسِكَ عَنْھُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰی ذَھَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعٰوِیَةُ قَالَ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَکَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ فَلْیُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ مِنْهُ وَمِنْ اَبِیْهِ قَالَ حَبِیْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَھَلَّا اَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِیْ وَھَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِھٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَخَشِیْتُ اَنْ اَقُوْلَ کَلِمَةً تُفَرِّقُ بَیْنَ الْجَمِیْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ

وَيُحْمَلُ عَنِّيْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ۔

’’حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفصہ (اُم المؤمنینؓ) کے پاس گیا، وہ سر دھوکر فارغ ہوئی تھیں، اُن کی لٹوں سے پانی ٹپک رہا تھا، میں نے کہا لوگوں کا معاملہ جو ہوا وہ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے مجھے کوئی کام تفویض نہیں کیا گیا۔ وہ فرمانے لگیں کہ تم وہیں جاؤ وہ تمہارے انتظار میں ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ تم اگر اُن کے پاس جانے سے رُکے رہے تو لوگوں میں افتراق پیدا ہوگا، اُنہوں نے (ان پر اتنا اصرار فرمایا کہ) اِنہیں وہاں بھیج کر ہی چھوڑا۔ (بخاری شریف ص ۵۹۰ ج ۲ باب غزوۃ الخندق)

جب لوگ اِدھر اُدھر ہو گئے تو حضرت معاویہؓ نے خطاب فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی اس کام میں (کار حکومت میں) بات کرنی چاہتا ہے تو وہ ہمارے سامنے اپنا سینگ نکالے (سر اٹھائے) یقیناً ہم اُس سے اور اُس کے باپ سے زیادہ حق دار ہیں، اس پر حبیب بن مسلمہ نے پوچھا کہ پھر آپ نے انہیں اس کا جواب کیوں نہیں دیا؟ فرمانے لگے کہ میں نے اپنی کمر کا بند کھولا اور ارادہ کیا کہ اِن سے یہ کہوں کہ اس کام کا زیادہ حق دار تم سے وہ ہے کہ جس نے تم سے اور تمہارے والد سے اسلام کے لئے جہاد کیا تھا (لیکن بہن سے باتوں کے بعد) مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میری زبان سے ایسی بات نہ نکل جائے جو جمع شدہ مسلمانوں میں تفریق پیدا کردے اور خونریزی ہو اور جو میں کہوں وہ بات تو رہ جائے اور دوسری باتیں میری طرف منسوب ہو جائیں۔ اس پر میں نے یاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے صبر وایثار کرنے والوں کے ساتھ جو جنتوں میں وعدہ فرما رکھا ہے۔ حضرت حبیب نے فرمایا کہ آپ بچ گئے اور (ہر طرح) محفوظ رہے۔‘‘ (بخاری شریف باب غزوۃ الخندق)

جب انہیں مشیر بھی نہ بنایا گیا اور بہن اُم المؤمنین سیدہ حفصہؓ کی رائے بھی ایسی ہی دیکھی کہ یکسو رہنا ہی بہتر ہے۔ تو حضرت ابن عمرؓ ہمیشہ کے لئے سیاست وامارت اور مشاورت امیر وغیرہ سے دستبردار ہو گئے، ان کے بعد کے حالاتِ زندگی یہی بتلاتے ہیں۔ ادھر عام بنو اُمیہ کا یہ رجحان بڑھتا ہی گیا، اور بعض اوقات تو اِس نے بہت بدنما شکل بھی اختیار کرلی کیونکہ حکام بنو اُمیہ نے سیدنا حضرت معاویہؓ کے بعد یزید کے لئے جانشینی کی فضا ہموار کرنی شروع کردی تھی یہ اہل مدینہ کو پسند نہ تھا نہ وہ اِس کارروائی کو پسند کرتے تھے نہ یزید کو چاہتے تھے، مثلاً حدیث شریف میں آتا ہے: كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اِسْتَعْمَلَهُ مُعٰوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ اَبِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ شَيْئًا فَقَالَ خُذُوْهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوْا ’’مروان حجاز پر حاکم تھا، حضرت معاویہؓ نے اُسے وہاں کا عامل مقرر فرمادیا تھا، اُس نے خطبہ دیا تو یزید بن معاویہ کا ذکر کرنے لگا تاکہ اُس کے والد کے بعد اس سے بیعت کرلی جائے، اِس پر حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیقؓ نے اس سے کچھ فرمایا تو اس نے اپنے لوگوں

سے کہا کہ اِسے پکڑو۔ وہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں چلے گئے، یہ لوگ نہ پکڑ سکے۔‘‘ (بخاری ص ۷۱۵ ج ۲)

اس کے علاوہ بھی اس نے بدزبانی کی جو بخاری شریف کی اسی روایت میں ہے۔ غرض آل صدیق اکبرؓ اور آل عمر فاروقؓ کے ساتھ ان لوگوں کا یہ رویہ تھا یہ حالات حضرت ابن عمرؓ کے سامنے تھے اور جیسا کہ گزر چکا ہے وہ پہلے سے ہی نظروں میں آچکے تھے اس لئے ان کا بیعت نہ ہونا مشکل تھا۔ سوائے اس کے کہ وہ بھی کہیں اور چلے جاتے اور چھپ جاتے۔ ایسا انہوں نے نہیں کیا۔

ان حالات میں آپ ہی بتائیں کہ صحابہ کرام کا یزید کی امارت پر بیعت کرنا کیا اس کے شرف کی وجہ سے ہے یا اس کے فتنہ سے بچنے کے لئے ہے۔ اہل مدینہ کے قلوب میں یزید سے محبت نہ تھی اور اطلاعات ملنے کے بعد شدید نفرت پیدا ہوگئی۔ انہوں نے بیعت فسخ کردی اُس کے نائب اور اہل خاندان کو مدینہ پاک سے نکال دیا۔

حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اس تاریخی حصہ کو محدثین وشارحین حدیث سے لیکر یوں تحریر فرمایا ہے کہ یزید بن معاویہؓ نے مدینہ منورہ میں اپنے چچازاد بھائی عثمان بن محمد بن ابی سفیانؓ کو امیر بنادیا تھا۔ عثمان نے اہل مدینہ کی ایک جماعت یزید کے پاس وفد کے طور پر بھیجی۔

ان میں عبداللہ بن غسیل الملائکہ اور عبداللہ بن ابی عمرو المخزومی وغیرہ تھے۔ یزید نے ان کا اکرام کیا انہیں جائزے دیے پھر یہ واپس آئے تو انہوں نے یزید کے عیب ظاہر کئے اور اس کی طرف شراب پینا منسوب کیا اور بھی خرابیاں بیان کیں پھر عثمان کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے اسے مدینہ سے نکال دیا اور یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی۔ (بخاری ص ۱۰۵۳ ج ۲ حاشیہ نمبر ۷ طبری ف۔ قس)

حضرت نانوتویؒ کے اُستاذ حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ لکھتے ہیں: یزید کے پاس سے جب یہ لوگ واپس آئے تو اُس کی بیعت توڑ دی عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کرلی تو یزید نے مسلم بن عقبہ کو بھیجا اُس نے اہل مدینہ پر زبردست حملہ کیا۔ اس میں نمایاں حضرات میں سے ایک ہزار سات سو اور عام لوگوں میں سے دس ہزار آدمیوں کو قتل کیا، عورتیں اور بچے اس کے سوا ہیں۔ (بخاری ص ۱۵۴ حاشیہ ۱۱ ج ۱ بحوالہ قسطلانی)

اسی میں عبداللہ بن حنظلہؓ بھی شہید ہوئے۔ وہ بھی صحابی تھے۔ (رؤیۃ تہذیب ص ۱۹۳ ج ۵)

اور حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ بھی شہید ہوئے (جنہوں نے بیعت رضوان کی تھی اور مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے والوں میں تھے۔ یہ واقعہ ذی الحجہ ۶۳ھ کے اواخر میں پیش آیا۔

(تہذیب التہذیب ص ۲۲۳ ج ۵)

لوٹ اور قتل عام: حضرت جابرؓ کی تلوار کی نیام میں جناب رسول اللہ ﷺ کا عطا فرمودہ قیراط رہا

کرتا تھا۔(بخاری ص ۱۰۳ ج ۱) جسے اہل شام نے حرّہ کے موقعہ پر لے لیا حَتّٰی اَصَابَهَا اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔ (بخاری شریف ص ۳۵۵ ج ۱)

اِس لوٹ مار اور قتل و غارتگری کی جو تین دن جاری رہی حضرت انسؓ کو بصرہ میں اطلاع ملی تو وہ بہت غمزدہ ہوئے: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ حَزِنْتُ عَلٰى مَنْ اُصِيْبَ بِالْحَرَّةِ۔ (بخاری ص ۷۲۸ ج ۲)

حاشیہ میں حرّہ کے بارے میں تحریر ہے: ''یہ سیاہ رنگ کی پتھریلی زمین ہے۔ وہاں ۶۳ ھ میں یہ جنگ ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی کیونکہ انہیں اطلاع پہنچی تھی کہ وہ قصداً مفاسد کا ارتکاب کرتا ہے تو یزید نے مسلم بن عقبہ کو بڑا لشکر دیکر بھیجا۔ اُس نے اہل مدینہ کو شکست دی اور مدینہ منورہ میں لوٹ مار کی، اِس میں انصار میں سے بہت ہی زیادہ لوگ قتل کئے گئے۔ حضرت انسؓ اُن دنوں بصرہ میں تھے، انہیں اس کی خبر پہنچی تو وہ انصار کے شہداء کی وجہ سے غمگین ہوئے۔'' (ایضاً حاشیہ ۹ بحوالہ قس، خ)

اسی میں ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا: ''فَكَتَبَ اِلَيَّ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَبَلَغَهٗ شِدَّةُ حُزْنِيْ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ'' تو مجھے زید بن ارقمؓ نے جب انہیں میرے شدید غمگین ہونے کی اطلاع ملی تو (میری تسلی کے لئے) خط لکھا۔ اِس میں انہوں نے یہ ذکر فرمایا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! تو انصار کو بخش دے اور اُن کی اولاد کو بخش دے۔ (بخاری ص ۷۲۸ ج ۲)

یزید کے مداح لوگ جو پیدا ہو رہے ہیں تاریخ کے اِس عظیم حصہ کو اور بنی اُمیہ کی سلطنت کے ختم ہو جانے کے حصہ کو تاریخ ہی سے مٹانے کی کوشش میں رہتے ہیں جو بڑی خیانت ہے۔ اس نے اہانت حرمین کی تو حکومت بنی اُمیہ سے اتنی نفرت پیدا ہوئی کہ حکومت ہی ایک دفعہ ختم ہوگئی۔

اور ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: وَاَمَّا مَا فَعَلَهٗ بِاَهْلِ الْحَرَّةِ فَاِنَّهُمْ لَمَّا خَلَعُوْهُ وَاَخْرَجُوْا نُوَّابَهٗ وَعَشِيْرَتَهٗ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ يَطْلُبُ الطَّاعَةَ فَامْتَنَعُوْا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ مُّسْلِمَ بْنَ عُقْبَةَ الْمُرِّيَّ وَاَمَرَهٗ اِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُّبِيْحَ الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ عَظَّمَ اِنْكَارَ النَّاسِ لَهٗ مِنْ فِعْلِ يَزِيْدَ وَلِهٰذَا قِيْلَ لِاَحْمَدَ اَنَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ لَا وَلَا كَرَامَةَ اَوَلَيْسَ هُوَ الَّذِيْ فَعَلَ بِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَا فَعَلَ'' رہا وہ جو اُس نے اہل حرّہ کے ساتھ کیا تو جب اہل مدینہ نے اسے حاکم ماننے کی بیعت فسخ کر دی اور اُس کے نائبوں اور اہل خاندان کو مدینہ شریف سے نکال دیا تو اس نے بار بار اِن کے پاس پیغام بھیجے کہ وہ اِس کی اطاعت قبول کریں اور وہ اس کی بات ماننے سے

رُکے رہے تو اس نے ان کے پاس مسلم بن عقبہ مری کو سالار جیش بنا کر روانہ کیا اور اسے یہ حکم دیا کہ جب وہ اہل مدینہ پر غلبہ پالے تو مدینہ شریف کو تین دن قتل و غارتگری کے لئے اپنے لشکر والوں کے لئے مباح کر دے اور یہی یزید کا وہ فعل ہے کہ جس نے اس پر لوگوں کے اعتراض کو بڑھا دیا اسی لئے جب امام احمدؒ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم یزید کی حدیث لکھ لیں تو انہوں نے فرمایا نہیں اور اس سے حدیث لکھنا کوئی اچھی بات نہیں کیا وہ وہی شخص نہیں ہے کہ جس نے اہل مدینہ کے ساتھ کیا کیا کچھ کیا ہے۔'' (منہاج السنۃ ج ۲ ص ۲۵۳)

آپ کو ان معتبر ترین حوالوں سے واضح طرح معلوم ہو گیا ہو گا کہ صحابۂ مدینہ منورہ کی بیعت سے اسے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوئی اور جو کچھ اس نے اہل مدینہ سے انتقام لینے کے لئے کارروائی کی وہ اس کے لئے کلنگ کا ٹیکہ ہے جسے حضرت ابن عمرؓ کی مذکورہ الصدر نوعیت کی بیعت نہیں مٹا سکتی اور اہل مدینہ کی وجہ سے آپ نے امام احمدؒ کی رائے بھی ملاحظہ فرمالی تو کتاب الزہد میں ان کا یزید کی تعریف کرنا اور اس کا زہد نقل کرنا بعید از قیاس ہے۔ اس کے لشکر نے مدینہ منورہ کے بعد مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی، لڑائی جاری تھی کہ یزید کا انتقال ہو گیا۔ اس جرم سے اس کی توبہ ثابت نہیں ہے اس لئے بعض علماء نے اسے فاسق کہا ہے اور بعض نے اس کی تکفیر تک کر دی ہے۔ حضرت نانوتویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ یزید کی جب موت واقع ہوئی تو اس کے لشکروں نے حضرت ابن زبیرؓ کا (مکہ مکرمہ) کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ ابن زبیرؓ نے یزید کی زندگی میں اپنی خلافت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ جب یزید کی ربیع الاول ۶۴ھ میں موت ہو گئی تو لوگوں نے ابن زبیرؓ سے بیعتِ خلافت کی۔ حجاز میں ان کی خلافت قائم ہو گئی اور باقی علاقوں نے معاویہ بن یزید بن معاویہؓ کی خلافت کی بیعت کی لیکن وہ تقریباً چالیس دن زندہ رہ کر انتقال کر گیا۔ تو پھر مملکت کے اکثر علاقوں نے ابن زبیرؓ کی بیعت قبول کر لی۔ عراق حجاز یمن اور سارے مشرق کے علاقوں میں مصر میں اور شام کے تمام شہروں میں حتیٰ کہ دمشق (دارالخلافہ) میں بھی اِن کی حکومت قائم ہو گئی۔ ان کی بیعت قبول نہ کرنے والے تمام بنی اُمیہ تھے یا اُن کے ہم نوا۔ اور یہ فلسطین میں تھے اور ان سب نے مل کر مروان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی...... الخ!'' (فتح الباری حاشیہ ۵ ص ۱۰۶۹ بخاری ج ۲)

غرض یزید کی حرمین سے بدسلوکی کا اثر یہ ہوا کہ بنی اُمیہ کی حکومت روئے زمین سے ختم ہو گئی۔ دوبارہ مروان نے اسے قائم کرنا شروع کیا لیکن صرف چھ ماہ بعد ۶۵ھ میں اِس کا انتقال ہو گیا پھر اُس کے بیٹے عبدالملک اور حجاج بن یوسف نے کوشش اور لڑائیاں شروع کیں حتیٰ کہ جمادی الاولی ۷۳ھ میں کامیاب ہوا۔ ابن زبیرؓ کو حجاج نے شہید کر دیا اس لئے یزید کے مداح حجاج کی بھی تعریفیں کرتے ہیں کیونکہ اُس کی کمان میں دوبارہ بنو اُمیہ کی حکومت قائم ہوئی۔

حامد میاں غفرلہٗ، جامعہ مدنیہ لاہور

۴؍ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ، مطابق ۲؍اگست ۱۹۸۴ء

یزید کو حق پر سمجھنے والے کا سوئے خاتمہ

انتخاب: مولانا عبدالستار گورمانی

’’مولانا سید عبدالمجید ندیمؒ نے عقیدۂ توحید کی ترویج واشاعت، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مدح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ بجاطور پر وہ ایک نظریاتی خطیب تھے۔ ردرفض میں ان کی بعض مجالس کی گفتگو اپنے مطالعہ کے حوالہ سے محل نظر ہوگی۔ امام اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے اس پر بھرپور نقد بھی قائم فرمایا۔ لیکن سب دوستوں کے لئے یہ انکشاف خوشی کا باعث ہوگا کہ فقیر راقم (مولانا اللہ وسایا) جب تعزیت کے لئے آپ کے مکان پر گیا تو سید عبدالباسط ندیم، سید مفتی فیصل ندیم اپنے بھائیوں کی موجودگی میں سید فاروق شاہ ندیم نے فرمایا کہ ایک بار انٹرنیٹ پر ایک صفحہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کا لکھا ہوا دیباچہ کسی کتاب کا ملا۔ وہ میں نے اپنے والد گرامی سید عبدالمجید ندیم کو پڑھایا۔ جس میں خواجہ خان محمد صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ: ’’جو لوگ یزید بدنصیب کی حمایت کرتے ہیں ان کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے۔‘‘ یہ پڑھتے ہی سید عبدالمجید ندیم جھوم جھوم اٹھے اور بار بار بڑی بشاشت سے تکرار کے ساتھ فرمانے لگے کہ یہ بڑی پتہ کی اہم اور قیمتی بات ہے۔ یہ بات میرے شیخ حضرت خواجہ صاحب جیسا کامل شخص ہی فرماسکتا ہے۔ (چمنستان ختم نبوت جلد ۱ ص ۲۷۵، ۲۷۶)

مندرجہ بالا اقتباس میں حضرت قبلہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمدؒ کے جس بیان کا ذکر ہے وہ یہ ہے:

حضرت قبلہ شیخ المشائخ کا مسلک

حضرت قبلہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں: ’’عدل وانصاف اور رعایا کے مال وجان و عزت وآبرو کی حفاظت وقت کے ہر حکمران کے ذمہ لازم ہے اور لازم رہی ہے۔ جو حکمران اپنی رعایا میں عدل وانصاف قائم نہیں رکھ سکتا اور ظلم وستم اور جور وجبر کو نہیں روک سکتا سارے کا سارا ظلم وستم اور ناانصافی جو اس کے ملک میں روا رکھا جائے گا اس کا وہ پوری طرح ذمہ دار اور حصہ دار ہے۔

تمام اہل حق امت محمدیہ علی صاحب الصلاۃ والتسلیمات کے نزدیک اس وقت حضرت سیدنا امام حسینؓ ساری امت میں افضل اور بہترین تھے۔ لہٰذا جیسا کہ اوپر بیان ہوا، یزید اور اس کے کارپردازوں کی طرف سے ان کو میدان کربلا میں انتہائی سفاکی سے تختہ مشق ظلم وستم بنانا اور امام عالی مقام اور ان کے رفقاء کرام کو ناحق قتل کرنا ایسا گھناونا جرم ہے جس کا یزید پوری طرح ذمہ دار بلکہ حصہ دار ہے۔

لہٰذا اہل حق کی جماعت نے یزید کو کافر قرار نہیں دیا لیکن اس سے کم درجے کا مجرم مختلف عنوانات

سے اس کو ضرور قرار دیا ہے۔ بعض نے فاسق و فاجر کہا ہے، بعض نے بے دولت و بے نصیب کہا ہے اور بعض نے اس سے بھی زیادہ سخت تر الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے۔ بہر حال یہ جان لینا چاہیے کہ حضرت امام عالی مقام کے مقابلہ میں یزید کو بہتر اور برحق سمجھنے والا اپنے خاتمہ بالخیر کی توقع نہ رکھے۔‘‘

(ماہنامہ صفدر گوجرانوالہ کا شیخ المشائخ نمبر ص ۶۲۱، ۶۲۲)

قومی اسمبلی میں نیشنل کمیشن برائے اقلیتی حقوق بل اور مذہبی وسیاسی جماعتوں کا شاندار کردار

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس ۲ دسمبر ۲۰۲۵ء میں ’’نیشنل کمیشن برائے اقلیتی حقوق بل ۲۰۲۵ء‘‘ کی منظوری ہوئی۔ اس میں ایک شق (۳۵) تھی، جس پر تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں نے اسمبلی فورم پر احتجاج کر کے حکومت کو یہ شق بل سے نکالنے پر مجبور کیا۔ اس شق کا اردو متن کچھ یوں تھا: ’’اس ایکٹ کی دفعات کو دیگر تمام موجودہ قوانین پر فوقیت حاصل ہوگی، چاہے کہیں بھی کوئی متضاد قانون موجود ہو۔‘‘

جس کا مطلب یہ تھا کہ اگر کمیشن کوئی فیصلہ، سفارش یا رپورٹ جاری کرتا ہے تو وہ فیصلہ پاکستان کے کسی بھی موجودہ قانون پر سبقت رکھ سکتا ہے، یہاں سے خدشات نے جنم لیا۔ پاکستان کے حساس مذہبی قوانین، خصوصاً: آئین کی دفعات ۲۶۰ وغیرہ، قادیانی قوانین (Ordinance XX, 1984)، مذہبی شناخت اور مذہبی آزادی سے متعلق قوانین، توہین مذہب اور مذہبی تحفظ کی دفعات۔ یہ سب اپنے مخصوص پس منظر، حساسیت اور آئینی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر کمیشن میں مستقبل میں کوئی ایسا رکن آجائے جو سیکولر ذہن رکھتا ہو، یا جس کی مذہبی حساسیت کمزور ہو، تو وہ کسی ایسے معاملے میں ’’حقوقِ اقلیت‘‘ کے نام پر ایسی سفارش یا رپورٹ جاری کرسکتا ہے جو مذکورہ قوانین کی تشریح یا روح پر اثر انداز ہو۔

چونکہ شق ۳۵ کمیشن کو دیگر قوانین پر فوقیت دیتی تھی، اس لئے اس بات کا خطرہ موجود تھا کہ آئین کی مذہبی دفعات یا حساس قوانین کمزور پڑ جائیں یا ان کی قانونی حیثیت متنازع ہوجائے۔ یہ ایک ایسی بات تھی جس پر مذہبی طبقات، آئینی ماہرین اور متعدد سیاسی حلقے اپنی اپنی جگہ فکر مند تھے۔ مشترکہ اجلاس میں جب بل آیا تو قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، محترم جناب عبدالقادر پٹیل، جناب کامران مرتضیٰ، بیرسٹر گوہر اور جناب نورالحق قادری نے شق ۳۵ کی حساسیت پر پورے ایوان کو بریف کیا اور حکومت کو آگاہ کیا کہ اس شق کی موجودگی مستقبل میں بہت بڑے قانونی اور نظریاتی بحران کا سبب بن سکتی ہے۔ جس پر حکومت نے بھی نہ صرف اس نکتہ کی سنگینی کو محسوس کیا بلکہ اس سے اتفاق کرتے ہوئے شق کو بل سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا۔

یوں ایک ترمیم پیش کی گئی، شق 35 بل سے خارج کردی گئی، اور بل نئی صورت میں منظور کرلیا گیا۔

انجیر سے بواسیر اور دیگر بیماریوں کا علاج

جناب ڈاکٹر خالد غزنوی

نبی ﷺ نے انجیر کے فوائد میں دو اہم ارشادات فرمائے ہیں:

(۱) یہ بواسیر کو ختم کر دیتی ہے۔　　(۲) جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔

اسماعیل جرجانی اور ابن البیطار وہ طبیب ہیں جنھوں نے خون کی نالیوں پر انجیر کے اثرات کی وضاحت کی ہے۔ اگرچہ بوعلی سینا نے بھی اس قسم کا ذکر کیا ہے مگر وہ اس باب میں واضح بات نہیں کہتا۔ بواسیر کے تین اہم اسباب ہیں۔ پرانی قبض، تبخیر معدہ اور کرسی نشینی۔ ان چیزوں سے مقعد کے آس پاس کی اندرونی اور بیرونی وریدوں میں خون کا ٹھہراؤ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ رگیں پھول کر مسوں کی صورت میں باہر نکل آتی ہیں یا اندر کی طرف رہتی ہیں۔ بعض لوگوں کی بواسیر بیک وقت اندرونی اور بیرونی دونوں ہوتی ہے۔ فضلے کی نالی پر جب دباؤ پڑتا ہے تو اس کے ساتھ خون کی نالیوں میں بھی دباؤ بڑھتا ہے۔

چونکہ یہ پہلے ہی پھولی ہوتی ہیں اس لئے پھٹ جاتی ہیں اور ان سے خون بہنے لگتا ہے۔ یہ عمل عام طور پر بیت الخلاء میں اجابت کے دوران ہوتا ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اسلام نے حوائج ضروریات سے فراغت کے بعد ہم کو پانی سے طہارت کی ہدایت کی ہے۔ اس طہارت کے نتیجہ میں خون جلد بند ہو جاتا ہے اور عام طور پر اس زخم پر نہ تو سوزش ہوتی ہے اور نہ ہی پھوڑا بنتا ہے۔ کیونکہ زخم دن میں کئی بار دھل جاتا ہے اسلام پر عمل کرنا تندرست زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ ہے۔ ان تمام مسائل کا ایک آسان حل انجیر ہے۔ انجیر پیٹ میں تبخیر ہونے ہی نہیں دیتی۔ انجیر قبض کو توڑ دیتی ہے۔ انجیر خون کی نالیوں سے سدے نکالتی ہے اور ان کی دیواروں کو صحت مند بناتی ہے ہم نے اسلامک کانفرنس برائے طب کے لئے اس مسئلہ پر طویل عرصہ تحقیقات کی۔ نتائج کے مطابق ایک لمبا عرصہ انجیر کھانے کے بعد بواسیر کے مسے خشک ہوتے ہیں عام طور پر یہ عرصہ چار ماہ سے دس ماہ تک محیط ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو تکلیف زیادہ ہو ان کو صبح نہار منہ شہد کے شربت کے ساتھ پانچ سے چھ دانے خشک انجیر بتائے گئے۔ جن کی تکلیف کم تھی اور بدہضمی زیادہ ان کو ہر کھانے سے آدھ گھنٹہ پہلے انجیر کھلائی گئی اور جن کو صرف پیٹ میں بوجھ ہوتا تھا۔ ان کو کھانے کے بعد انجیر کھانی تھی۔ حافظ ابن القیم نے حدیث شریف کی تشریح میں بڑی خوبصورت بات کہی ہے کہ:

انجیر کو نہار منہ کھانے کی تاثیر عجیب وغریب ہے۔

انجیر پرانی قبض کا بھی بہترین علاج ہے۔ اس کے گودے میں پایا جانے والا دودھ ملین ہے اور

اس میں پائے جانے والے چھوٹے چھوٹے دانے پیٹ کے حموضات میں پھول کر آنتوں میں حرکات پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ پرانی قبض کے مریض اگر کچھ دن باقاعدہ انجیر کھائیں اور بیت الخلاء جانے کا باقاعدہ وقت مقرر کریں تو یہ تکلیف ہمیشہ کے لئے رخصت ہوسکتی ہے۔

انجیر میں خوراک کو ہضم کرنے والے عناصر کی ترکیب نہایت عمدہ ہے۔ جن لوگوں کی آنتوں میں ہمیشہ سڑا ندرہتی ہے ان کے لئے اس سے بہتر کوئی دوائی موجود نہیں۔ اس کی فعالیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر اسے پیس کر یا گھوٹ کر کچے گوشت پر لیپ کر دیا جائے تو یہ گوشت دو گھنٹوں میں اتنا گل جاتا ہے کہ اسے انگلیوں سے توڑا جاسکتا ہے۔

انجیر خون کی نالیوں میں جمی ہوئی غلاظتوں کو نکال سکتی ہے۔ اور اس کی اسی افادیت کو حضور نبی کریم ﷺ نے بواسیر میں پھولی ہوئی وریدوں کی اصلاح کے لئے استعمال فرمایا۔ اکثر اوقات بلڈ پریشر میں زیادتی خون کی نالیوں میں موٹائی آجانے سے ہوتی ہے۔ انجیر اس مشکل کا بہترین حل ہے۔ کیونکہ یہ جسم سے چربی کو گلا کر بھی نکال سکتی ہے۔ بڑھاپے میں جب خون کی نالیاں تنگ ہوجاتی ہیں اور دماغ میں خون کی قلت مریض کو نیم بیہوش یا مخبوط الحواس بنا دیتی ہے۔ اعضاء میں بھی فالج کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ اس بیماری میں انجیر اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ مریض ایک کثیر مقدار پانچ چھ مہینے مسلسل استعمال کرے۔

گردوں کے فیل ہوجانے کے متعدد اسباب ہیں۔ اس میں مرض کی اندرونی صورت یہ ہوتی ہے کہ خون کی نالیوں میں تنگی کی وجہ سے گردوں کی کارگزاری متاثر ہوتی ہے۔ یہی کیفیت پیشاب میں کمی اور بلڈ پریشر میں زیادتی کا باعث بن جاتی ہے۔ ان حالات میں اگر زندگی کو اتنی مہلت مل سکے کہ کچھ مدت انجیر کھائی جائے تو اللہ کے فضل سے وہ بیماری جس میں گردے اگر تبدیل نہ ہوں تو موت یقینی ہے شفایابی پر منتج ہوتی ہے۔

خون کی نالیوں کی موٹائی کے علاوہ وہ حالات جب کسی وجہ سے شریانوں یا وریدوں کے اندر خون جم جائے انجیر عجیب فوائد کی حامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کیفیت میں کھجور کی گٹھلی اور کھجوریں مرحمت فرمائی ہیں۔ جس کی تفصیل کھجور کے عنوان میں موجود ہے۔ لیکن ایسے مریضوں کو کچھ مدت کھجور دینے کے بعد وقفہ دیا گیا۔ اس وقفہ میں انجیر دی گئی۔ نتیجہ بہت بہتر رہا۔ خیال یہ تھا کہ ایک ہی وقت میں کھجور اور انجیر ملا کر دیئے جائیں مگر ابن القیم نے رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت منسوب کی ہے جس کے مطابق انجیر اور کھجور کو جمع کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ اس راہنمائی کی وجہ سے دونوں یکجا تو نہ کئے جاسکے البتہ نہار منہ کھجور کی گٹھلیاں دینے کے بعد عصر کے وقت بعض مریضوں کو انجیریں دی گئیں۔ فوائد کسی ایک کے استعمال سے بہت بہتر رہے۔

خشک انجیر کو توے پر جلا کر دانتوں پر اس راکھ کا منجن کیا جائے تو دانتوں سے رنگ اور میل کے

داغ اتر جاتے ہیں۔ مسوڑھوں کی سوزش کے لئے جتنے بھی منجن بنائے جاتے ہیں اگر ان میں انجیر کی راکھ شامل کرلی جائے تو فائدہ زیادہ جلد اور اچھا ہوتا ہے۔

انجیر کے تازہ پھل سے نچوڑ کر دودھ نکال کر اگر مسوں پر لگایا جائے تو وہ گر جاتے ہیں۔

(طب نبوی اور جدید سائنس ص ۳۶ تا ۳۹)

سالانہ مشاورتی اجلاس آزاد کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کا سالانہ مشاورتی اجلاس ۳۰ نومبر ۲۰۲۵ء صبح دس بجے جامعہ دارالعلوم تعلیم القران باغ آزاد کشمیر میں حضرت مولانا مفتی محمود الحسن شاہ مسعودی کی زیر صدارت اور حضرت مولانا امین الحق فاروقی آزاد کشمیر کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں آزاد کشمیر سے مرکزی عمومی کے ممبران نے شرکت کی اور کام کی بہتری کے حوالے سے تجاویز پیش کیں۔

آزاد کشمیر اسمبلی سے پاس شدہ قراردادوں کے باوجود ابھی تک آزاد کشمیر میں ووٹ کے اندراج فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل نہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت آزاد کشمیر سے اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ ووٹر فارم میں پاکستان کے فارم نمبر ۲۱ کی طرح آزاد کشمیر کے ووٹر فارم میں بھی ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کی ووٹر لسٹوں کی الگ تدوین کی جائے اور آزاد کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم کے حلف نامے کی عبارت کو پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کے حلف نامے کی عبارت کے عین مطابق کیا جائے۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ جماعت کی طرف سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ہونے والے سالانہ ۲۱ روزہ ختم نبوت کورس میں آزاد کشمیر سے طلباء کرام کو تیار کر کے بھیجا جائے گا۔

مظفر آباد میں ۱۴ فروری ۲۰۲۶ء کو جامع مسجد سلطانی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔ ۲۹/اپریل ۲۰۲۶ء کو ضلع باغ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔ دیگر تمام اضلاع میں بھی ضلعی سطح پر کانفرنسز، سیمینارز اور تین روزہ ختم نبوت کورسز کا انعقاد کیا جائے گا۔

اجلاس میں مولانا مفتی ندیم احمد کشمیری، مفتی بدرالاسلام عباسی، مولانا عتیق احمد، مولانا قاضی طیب اعجاز، مفتی محمد کامران نسیم ضلع پونچھ، مفتی محمد طیب ضلع بھمبر، مولانا حافظ محمد حماد بھمبر، مولانا نذر حسین سدھنوتی، مولانا افراز احمد راولاکوٹ، مولانا عبدالرحمن عمر ہجیرہ، مولانا محمد لیاقت جواد حویلی کہوٹہ، مولانا بلال خطیب نیلم، مولانا قاضی محمد نعمان بشیر مظفر آباد، مفتی سید بشیر حسین شاہ ضلع باغ، قاری مجیب الرحمن باغ، مولانا مطیع الرحمن ضلع باغ، مولانا عتیق احمد نقشبندی باغ، مولانا محمد مدثر سلیم باغ، مولانا مدثر رفیق کیانی باغ، مفتی شمس الحق، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا اکرام الحق، مولانا محمد نعیم سیاب اور مولانا حافظ سلیم احمد نے بھی شرکت کی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ

ضبط تحریر: حافظ خرم شہزاد

بزم شیخ الہند گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۱۸ نومبر ۲۰۲۵ کو مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں تیسرے سالانہ شیخ الاسلام سیمینار، بیاد حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ سے، جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد ارشد مدنی مدظلہ نے دیوبند سے فکرانگیز آن لائن خطاب فرمایا جسے نذرِ قارئین کیا جارہا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

بعد الحمد والصلوٰۃ! میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ بزم شیخ الہند گوجرانوالہ (پاکستان) کی طرف سے مجھے یاد کیا گیا اور اس سے زیادہ خوشی مجھ اس پر ہے کہ ہمارے اکابر رحمہم اللہ جن کی زندگی جناب رسول اللہ ﷺ کی قدم بہ قدم اتباع میں گزری ہے، ان حضرات کی زندگی کو یاد کرکے امت کے سامنے پیش کرنے کا آپ حضرات نے سلسلہ قائم فرمایا ہے۔

حضرتِ نانوتویؒ اور پھر اس کے بعد حضرت شیخ الہندؒ کی زندگی کے سلسلے میں دو مواقع آپ نے امت کے سامنے پیش کئے ہیں۔ حضرت نانوتویؒ کا جو مقام ہے وہ ہم زمانہ لوگوں کو سامنے رکھیے تو بہت بلند اور عظیم مقام ہے اس کا بہت بڑا بین ثبوت دارالعلوم دیوبند کا قیام ہے جو آج دنیا کے اندر رشد و ہدایت کا مینارہ ہے اور اس کی نسبت حضرت نانوتویؒ کی طرف ہے۔ پھر ان کے خدام میں ان سے تعلیم یافتہ حضرات جو ان کی تربیت میں بھی رہے وہ حضرت شیخ الہندؒ ہیں۔ ان کی زندگی ایک انوکھی ہی زندگی ہے۔ اس چیز پر توجہ کرنی چاہیے کہ اپنے علم کو دوسروں کی طرف منتقل کرنا یہ کسی عالم کا بہت بڑا کمال ہے جو اللہ کسی کسی کو عطا فرماتا ہے۔

حضرت شیخ الہندؒ اس وقت کے اندر خداداد صلاحیت کے حامل تھے بہت کم لوگ ایسے ملتے ہیں جو اپنے علم کو اس طرح اپنے شاگردوں کے اندر پیش کر پاتے ہیں اور ان کی زندگی پر ان کا علم و عمل اثر انداز ہوتا ہے جتنا حضرت شیخ الہندؒ کا تھا۔ ایک فرد لیکن اس کے شاگردوں کو آپ دیکھیے! حضرت شیخ الہندؒ کے شاگردوں میں بہت باکمال افراد پیدا ہوئے، علوم کے اندر مہارت رکھنے والے مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے بھی جو کچھ حاصل کیا حضرت شیخ الہندؒ کی تربیت میں رہ کر حاصل کیا۔ حضرت تھانویؒ یہ مجدد ملت ہیں اُنہی کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے کرتے مجددِ ملت بن گئے، حضرت مدنیؒ جو ایک ایسے خاندان کے فرد تھے جس کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا لیکن حضرت شیخ الہندؒ کی گداگری کرتے ہوئے ان کے ساتھ اپنی زندگی کو گزارتے

ہوئے شیخ الاسلام بن گئے، مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی اور مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب جن کو فقیہ فی النفس کہا جاتا ہے ان کی زندگی جو کچھ بھی بنی وہ حضرت شیخ الہندؒ کی خدمت میں رہ کر بنی ہے۔

ان تمام شاگردوں کی زندگی کو اگر آپ کھنگالیں گے تو اس کے اندر بنیادی نقطہ ان کے باکمال ہونے کا یہی ملے گا کہ ان کو حضرت شیخ الہندؒ جیسا استاد مل گیا۔ اب آپ انہی کے شاگردوں میں سے حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے اوپر سیمینار کر رہے ہیں، میں ایک تہی دست اور بے بضاعت انسان ہوں، میرے پاس وہ نہ زبان ہے نہ میں اس کا استحقاق رکھتا ہوں کہ میں ان کی باکمال اور پاکیزہ زندگی کو پیش کر سکوں لیکن میں یہ بات کہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی کو حضرت شیخ الہندؒ کے جوتوں کو سیدھا کرنے کے اوپر لگا لیا، دیوبند میں آئے، پڑھتے رہے پھر حضرت شیخ الہندؒ کے در پر رہتے ہوئے ان کے گھر کے اندر جھاڑو دینا ان کی نالیوں کو صاف کرنا یہ تمام امور انتہائی درجے کے شاگرد کی حیثیت سے انہوں نے اپنائے اور اس کے بعد مدینہ چلے گئے لیکن جانے سے پہلے ان لوگوں کی اپنی دلی خواہش تھی کہ حضرت شیخ الہندؒ سے بیعت ہو جائیں لیکن حضرت نے ان کے ہاتھ کو پکڑا اور حضرت گنگوہیؒ سے بیعت کرایا اور اس کے بعد یہ حضرات چلے گئے۔ حضرت مدنی وہاں جانے کے بعد ان تمام کے شیخ طریقت جو حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، حضرت شیخ الہند، حضرت تھانوی کے بھی شیخ طریقت تھے یعنی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحبؒ کی خدمت میں رہ کر کے ان سے ذکر واذکار کی تلقین کی سعادت میسر رہی اور اس کے بعد پھر برابر وہ حضرت گنگوہیؒ سے تعلق رکھتے رہے اور حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ ان کا تعلق قائم رہا۔ وہاں رہنے کے زمانے میں بھی وہ بار بار آتے رہے اور جو بھی ان کو علم حدیث یا دوسرے علوم کے سلسلے میں اشکالات ہوتے تھے ان کو برابر آکر اپنے استادِ محترم کے سامنے رکھتے تھے اور اپنے دل کو مطمئن کر کے جاتے تھے۔ ان تمام اوصاف کو جو آپ دیکھیں گے جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت ہیں وہ صرف یہ نہیں ہے کہ انہوں نے علوم خداوندی کو امت کے سامنے پیش کیا ہے اور برابر پیش کرتے کرتے انہوں نے اپنی زندگی کو کھپا ڈالا، علم حدیث کی خدمت عرب اور عجم کے اندر انہوں نے کی، اور اسی طریقے سے مسجد اور مدرسے سے باہر نکل کر دین اسلام کی ترقی اور فلاح وبہبود کے لئے انہوں نے کام کئے اور برابر کرتے رہے، یہ ہمارے اکابر کا طرۂ امتیاز ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے بھی اسی طریقے کی بات کی ہے اور اپنی زندگی کو گزارا، ان حضرات نے بھی اسی طرح اپنی زندگی کو گزارا ہے نہ وہ اپنے گھر کے اندر کبھی بیٹھے نہ وہ مدرسے کے اندر کھپے، بلکہ مدرسے کی ملازمت بھی اگر کی ہے تو یہ مدرسے سے باہر نکل کر مسلم امت کی فلاح وبہبود کی شرط کو انہوں نے اپنے مدرسے کی ملازمت کے سلسلے کے اندر مدرسے کے سامنے رکھا کہ میں اس سلسلے کے اندر مدرسے کا تابع نہیں رہوں گا بلکہ مجھے آزادی کے

ساتھ کام کرنے کی اجازت ہوگی، لہٰذا مدرسے نے اس کو قبول کیا اور اسی طرح وہ کام کرتے رہے۔ اب ان کی زندگی کو دیکھنے والے لوگ بہت کم رہ گئے ہیں۔ لیکن میں نے اپنے بچپن کے اندر جب حضرت دنیا سے تشریف لے گئے تو میری عمر کم وبیش سترہ سال کی تھی، میں نے حضرت کی زندگی کو دیکھا ہے حضرت کی زندگی کا خاص وصف جس کو میں نے دیکھا ہے اور اب پڑھنے کے بعد جو بھی مجھے ایک فیصد دو فیصد جو اصلاح میسر ہو رہی ہے علم کو سیکھنے کی، میں اس سلسلے میں کہتا ہوں کہ ان کی زندگی کا مقصد اتباع سنت تھا اور اسی طریقے کے اوپر انہوں نے سنت کی اتباع کو اپنے دل وجان کے اندر اتارا تھا اور زندگی کے اندر تواضع اس درجے کی تھی کہ اگر آپ ان کے مکتوبات کو دیکھیں گے تو آپ کو جگہ جگہ ان کی تواضع کو اپنی انکھوں سے دیکھیں گے اور اپنے دل سے قبول فرمائیں گے میرے نزدیک ان کا یہ وصف اب علماء کے اندر بایدو شاید ہی ہو۔

میں ان کی زندگی کی ایک آخری بات کر کے آپ سے اجازت چاہتا ہوں، حضرت مولانا فخر الدین صاحبؒ کو جو حضرت انور شاہ صاحبؒ اور اس سے پہلے حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد تھے اور خدا نے ان کو قوت حافظہ بڑا عجیب وغریب عطا فرمایا تھا میں اگر یہ کہوں کہ وہ دنیا سے جب گئے ہیں تو علم حدیث کا ایسا ماہر دنیا میں اور خاص طور پر ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے اندر کوئی دوسرا آدمی موجود نہ ہوگا، وہ جمعرات کو اپنے گھر جا رہے تھے اور وہ حضرت مدنی سے ملنے کے لئے آئے اور حضرت مدنی کا انتقال بھی جمعرات ہی کو اسی دن ہوا ہے، مجھے حضرت نے ایک خط دیا کہ یہ خط لکھ دو، میں وہیں جہاں حضرت آرام فرما رہے تھے اس کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ خط لکھ رہا تھا مولانا فخر الدین سے بات کرتے کرتے مجھے بچوں کی طرح رونے کی آوازیں ہچکیوں کے ساتھ سنائی دیں، میں اٹھ کر کے گھبراہٹ کے ساتھ آیا اور دروازے پر کھڑا ہو گیا تو حضرت رو رہے تھے اور یہ کہتے تھے کہ مولانا اب میں اتباع سنت نہیں کر پاتا، اتباع سنت اپنی بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا اور نماز کے اندر ان کیفیات کو ملحوظ رکھنا جو حضرت انتہائی لاچارگی کے عالم میں نہیں کر پا رہے تھے اسی کے سلسلے میں ہچکیوں کے ساتھ رو رہے تھے اور چند گھنٹوں کے بعد حضرت کا انتقال ہو گیا۔

میں یہ کہتا ہوں کہ ان اکابر کی زندگی کو دنیا میں سامنے پیش کرنے کا اصل مقصد ان کی زندگی کو اپنانا ہے، اس لئے آپ یہ جو کام کر رہے ہیں بڑا بہترین کام ہے اس لئے کوشش کریں کہ جو سننے والے ہوں اور جو اس اجلاس کے اندر شریک ہوں ان کے سامنے اپنے اکابر کی اتباع کرنے والی زندگی ان کے سامنے پیش کریں اور اس زندگی کے مطابق اپنی زندگی کو بنانے کی کوشش کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے اس اجلاس کو قبولیت سے سرفراز فرمائے اور جو مقصد ہے اس مقصد کے اندر اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی شناخت

مولانا اللہ وسایا

برصغیر پاک و ہند کے خطہ میں دو قومی رہنما ایسے تھے جن کی ٹوپیوں کو بہت شہرت و عزت ملی اور مقبولیت میں اپنی مثال آپ ہوگئیں ایک جناح کیپ اور دوسری گاندھی کیپ، ان دونوں کی تاریخ ایک جیسی ہے ملاحظہ ہو کہ:

☆...... قائداعظم جناب محمد علی جناحؒ خوش لباس تھے، انگریزی لباس ہو یا شیروانی اور شلوار یا چوڑی دار پاجامہ اور شیروانی وہ خوب ان کے بدن پر سجتے تھے۔ ایک بار وہ شیروانی پہنے جلسہ پر لیگی زعماء کے ساتھ جارہے تھے، کسی نے کہا کہ آپ کے سر پر ٹوپی ہو تو بہت بھلی لگے گی۔ نواب اسماعیل خانؒ نے اپنی قراقلی ٹوپی پیش کی، قائداعظمؒ نے سر پر رکھی تو سبھی زعماء نے تحسین کی، نواب اسماعیل خانؒ نے سعادت سمجھی کہ میری ٹوپی قبول ہوگئی۔ جلسہ عام میں پہلی بار قائد کے سر پر یہ ٹوپی دیکھ کر عوام بھی خوشی سے چہک اٹھی، جلسہ کیا ختم ہوا کہ یہ ٹوپی جناح کیپ کے نام سے قومی شہرت کی حامل ہوگئی۔ تمام مسلم زعماء اسے پہننے لگے، ورنہ اس سے پہلے رومی یا ترکی ٹوپیاں مسلم زعماء استعمال کرتے تھے۔ پھر آگے چل کر جناح کیپ کو پاکستانیوں نے بطور شناخت کے اپنائے رکھا۔

☆...... اسی طرح ایک بار تحریک خلافت کے زمانہ میں جناب گاندھی جی جامع مسجد دہلی جانے لگے، چلتے ہوئے آپ نے حکیم اجمل خانؒ سے ٹوپی مانگی انہوں نے پیش کی، گاندھی صاحب نے اسے پہن کر جلسے سے مسجد میں خطاب کیا، گاندھی جی کے سر پر یہ ٹوپی ایسی جچی کہ اس دن سے اس کا نام گاندھی کیپ ہوگیا پھر گاندھی صاحب کے دھڑا کے زعماء نے اس کو اپنی شناخت بنالیا۔ دونوں ٹوپیاں دو مسلم رہنماؤں نے اپنے دو سیاسی رہنماؤں کو پیش کیں۔ انہوں نے پہلی بار پہنی تو اس دن سے ان کے نام جناح کیپ و گاندھی کیپ ہوگئے۔ (سیاسی و تاریخی جائزئے، از شاہ بلیغ)

☆...... نواب آف بہاولپورؒ و نواب زادہ نصر اللہ خانؒ کی ترکی ٹوپی کے استعمال پر ایک زمانہ شاہد عدل ہے۔

☆...... سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اسی جناح کیپ کو ترچھے طور پر بجائے شرقاً غرباً کے شمالاً جنوباً پہنتے تھے، یہ ان کی انفرادی ادا تھی جوان کے معصوم چہرے اور خوبصورت مہرے پر بہت بھلی لگتی، لیکن ان سے

آگے یہ روایت چل نہ سکی عنقاء ہوگئی۔ اولاد نے بھی اسے نہ اپنایا۔ ان کی اولاد کے ہاں عموماً مولانا آزاد کیپ رائج رہی۔

☆...... ہماری خانقاہوں میں رائے پوری ٹوپی نے عروج پایا۔

☆...... سیال شریف کی خانقاہی ٹوپی کی بھی روایت عام ہے۔

☆...... خانقاہی شناخت میں حکیم اختر صاحبؒ کی خانقاہ کی چکن کے کپڑا کی گول ٹوپی کی بھی دھوم ہے۔

☆...... خانقاہوں میں حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے فریدی رومال کو کندھوں پر ڈالنے کا بھی ان کے حلقہ میں رواج ہے۔

☆...... ہماری خانقاہ سراجیہ شریف کے مرشد ثالث حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ ایک خاص رومال کندھے پر رکھتے تھے وہ بھی ان کے حلقوں میں اب تک چل رہا ہے۔

☆...... لال مسجد کے مولانا عبدالرشید غازی صاحبؒ کی لال سندھی ٹوپی بھی نظر آتی ہے۔

☆...... مولانا اعظم طارقؒ کی دستار کے رنگ وروپ کو ان کے بیٹے اب تک اپنائے ہوئے ہیں۔

☆...... مولانا احتشام الحقؒ کی دوپلی اونچی دیوار کی ٹوپی کہیں نظر آجاتی ہے۔

☆...... مخدوم المشائخ حضرت خاکوانی صاحب مدظلہم کی پگڑی کے باندھنے کے طرز کو ان کے مسترشدین نے اپنی شناخت بنایا ہوا ہے۔

☆...... حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی کی طرز دستار اور لمبا کرتا ان کے حلقہ میں خوب مقبول ہے۔

☆...... حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی پگڑی کو بھی خیر المدارس کے شعار کا درجہ حاصل ہے۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری خیر المدارس کی اس شناخت کو لے کر چل رہے ہیں۔

☆...... حضرت مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک کی پگڑی کے رنگ وڈھنگ کو ان کی اولاد نے زندہ رکھا ہوا ہے۔

☆...... اسی طرح چکوال کے حضرت مولانا غلام حبیبؒ کا گول اور قد آدم عصا بھی مشہور ومعروف ہے۔

☆...... شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کا سبز عربی رومال مدنی حلقہ میں اب بھی سکہ رائج الوقت ہے۔

☆...... اور بھی بہت ساری مثالیں ہوں گی لیکن مخدوم العلماء مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحبؒ کے رومال کی جو ہمارے حلقہ میں بہار رہے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن نے اپنے والد محترم کی اس ادا کو جس انداز میں اپنایا اور اس کو جماعتی وقومی سطح پر جو عروج ملا ہے اس کی ایک اپنی شان ہے اس وقت حضرت مفکر اسلام کی اس ادا کی جو موسم بہار ہے وہ لائق تحسین ہے۔ جو جمعیۃ علماء اسلام کی شناخت میں افضل المستحبات ہے۔ (حضرت مفتی صاحبؒ کی یوم وفات کے حوالہ سے یہ تحریر لکھی گئی۔)

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ دنیا میں تشریف کی حیثیت

مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بموجب عقیدہ اہل اسلام جو تیرہ سو برس سے متفقہ چلا آیا ہے۔ کلام پاک اور احادیث رسول علیہ السلام اس کی شاہد ہیں کہ واقعی یہ عقیدہ صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی ہو چکا ہے۔ آج تک وہاں تشریف فرما ہیں قریب قیامت زمین پر تشریف لاویں گے اور ان کا تشریف لانا آسمان سے ہوگا اور بذات خود وہی عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہوں گے۔ نہ جنم ثانی لیں گے اور نہ کسی ظلی اور بروزی شکل میں تشریف لاویں گے اور نہ ہی یہ عقیدہ اہل اسلام ہے۔ سنئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ بات ضرور ہوگی کہ تم میں ابن مریم نازل ہوں گے، حاکم عادل کی حیثیت سے، پس وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جنگ کو آخر حد تک پہنچاویں گے۔ (یعنی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ دوسری روایت میں آتا ہے کہ تمام ملتیں مٹ جائیں گی۔ صرف اسلام رہ جائے گا) اور مال اس قدر عام کر دیں گے کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم چاہو (یعنی نزول ابن مریم کی تصدیق) تو یہ آیت پڑھ لو۔ ''وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا'' کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو آپ پر ایمان نہ لائے گا اور روز قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر گواہی دیں گے۔'' (بخاری مطبع اصح المطابع ص ۴۹۰)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کا جس کو حضرت ابوہریرہؓ نزول مسیح پر پیش فرما رہے ہیں، یہ ترجمہ کیا ہے: ''نیست ہیچ کس از اہل کتاب مگر ایمان بیاد بعیسیٰ علیہ السلام پیش از مردن او یعنی کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا۔ مگر ایمان لے آئے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پیشتر۔'' (ترجمہ فتح الرحمن مؤلفہ شاہ ولی اللہ)

یہ وہ بزرگ ہیں جن کو مرزائی مجدد بارھویں صدی تسلیم کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو (عسل مصفی ج ۱ ص ۱۷۳) اس روایت کو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام ج اوّل ص ۲۰۱، خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) میں نقل کیا ہے۔ لیکن نقل میں خیانت کی ہے۔ درمیان میں روایت کو کھا گئے ہیں۔ آیت کو بھی حذف کر گئے ہیں۔ پھر دوسری حدیث کے ٹکڑے کو جوڑ کر اپنے دجل کا کامل ثبوت مہیا کیا ہے۔

اسی روایت میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ ہیں: ’’والذی نفسی بیدہ‘‘ یعنی مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یعنی رسول کریم ﷺ ایک بات قسم سے مؤکد کر کے بیان فرما رہے ہیں کہ تم میں ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے۔ اب یہاں نزول کا کیا معنی ہے۔ سنئے! اہل اسلام تو نزول سے مراد نزول آسمان سے لیتے ہیں۔ چنانچہ امام بیہقی جو رئیس المحدثین امام بخاری کے استاذ ہیں، انہوں نے اس روایت میں ’’ینزل من السماء فیکم‘‘ (یعنی تم میں عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے) نقل فرمایا ہے۔ (الاسماء والصفات ص ۳۰۱، کنز العمال ج ۷ ص ۲۹۸، منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۵۶) میں بھی لفظ ’’من السماء‘‘ کی تصریح موجود ہے۔

اس دوسری روایت کو مرزا غلام احمد نے بھی کتاب (حمامتہ البشریٰ ص ۸۸، خزائن ج ۷ ص ۳۱۱ حاشیہ) میں نقل کیا۔ لیکن افسوس کہ لفظ ’’من السماء‘‘ کو حذف کر گئے ہیں۔ گویا خیانت فی النقل کے مرتکب ہوئے ہیں۔ نیز مرزا غلام احمد قادیانی ایک بات قسم کے ساتھ مؤکد کر کے بیان کرنے کی وجہ یہ تحریر فرماتے ہیں: ’’والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاہر لا تاویل فیہ والاستثناء والا ای فائدۃ فی ذکر القسم‘‘ یعنی قسم کھانا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ یہ خبر جو مؤکد با قسم ہے اپنے ظاہر پر محمول کی جائے گی۔ ورنہ قسم کھانے کا کوئی فائدہ نہیں رہتا۔ (حمامتہ البشریٰ ص ۱۴ حاشیہ، خزائن ج ۷ ص ۱۹۲)

تو معلوم ہوا کہ نزول ابن مریم سے ظاہری اور حقیقی نازل ہونا ہے۔ ورنہ حضور علیہ السلام کے قسم کھانے کا کوئی فائدہ نہیں رہتا۔ نیز اس روایت کو امام مسلم نے بھی اپنی کتاب (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷) میں نقل کیا ہے۔ یہاں پر امام مسلم نے ’’ینزل‘‘ کا لفظ نقل فرمایا ہے جس کا ترجمہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۱) میں حسب ذیل کیا ہے: ’’مثلاً صحیح مسلم کی وہ حدیث جس میں لکھا ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔‘‘ تو گویا مرزا قادیانی نے آسمان سے نازل ہونا جو ینزل کا حقیقی ترجمہ ہے وہی کیا ہے۔ تو ثابت ہوا وہی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی بجسدہ العنصری نازل ہوں گے۔ زیادہ تفصیل کا موقعہ نہیں۔ مختصراً عرض کیا جا رہا ہے۔ حضور علیہ السلام نے بخاری اور مسلم میں مندرجہ بالا روایت میں ابن مریم کا لفظ استعمال فرمایا اور کنز العمال میں صاف عیسیٰ ابن مریم ہے اور مسلم کی اسی روایت کا ترجمہ مرزا قادیانی نے بھی مسیح علیہ السلام ترجمہ کیا ہے۔ جیسا کہ اوپر ابھی نقل کر چکا ہوں۔

تو معلوم ہوا کہ وہی ابن مریم اتریں گے اور ساتھ ہی قتل خنزیر اور کسر صلیب کا ذکر کرنا صاف دلالت کرتا ہے کہ وہی عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہوں گے جو رسول الیٰ بنی اسرائیل تھے۔ یعنی وہی جو نصاریٰ کی طرف زمانہ ماسبق میں مبعوث ہوئے تھے۔ کیونکہ ایک روایت میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے۔

جس میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہودنا مسعود کو فرمایا:''ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ'' فرمایا تحقیق عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے اور بے شک وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے دوبارہ تشریف لائیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۲۹)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو (تفسیر درمنثور جلد ۲ ص ۳۶) پر نقل فرمایا ہے تو اس روایت میں ہے کہ واپس تشریف لاویں گے اور واپس آنا جو کہیں گیا ہو اس پر بولا جاتا ہے۔ جو گیا ہی کہیں نہ ہو، وہ واپس کیسے آئے گا؟ جیسا کہ مرزا قادیانی کو بھی تسلیم ہے کہ نزول فرع ہے صعود کی۔ فرماتے ہیں کہ:''یاد رہے آسمان سے مسیح کا اترنا جسم کے ساتھ چڑھنے کی فرع ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۶۹، خزائن ج ۳ ص ۲۳۶)

اور ایسے ہی کتاب حمامتہ البشریٰ میں تسلیم کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:''وما عرفوا ان نزول فرع للصعود'' (حمامتہ البشریٰ ص ۴۰، طبع انجمن اشاعت اسلام مرزائیہ لاہور، ص ۳۲، خزائن ج ۷ ص ۲۱۶)

یعنی یہ جانتے نہیں کہ نزول تو صعود کی فرع ہوتا ہے۔ اصل چڑھنا ہے اترنا تو اس کا تابع ہے۔ یعنی آدمی اوپر کو چڑھے گا تو تب سوال اس کے واپس آنے کا پیدا ہوگا۔ یہ نزول وصعود کا ایسا قصہ ہے جس کا مرزا غلام احمد نے امت مسلمہ سے مطالبہ کیا ہے۔ یعنی اگر واقع میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے ہی واپس آنا تھا تو پھر لفظ نزول کی بجائے آنحضرت ﷺ کو لفظ رجوع یعنی عربی میں راجع کا لفظ استعمال کرنا چاہئے تھا۔ اصل عبارت درج ذیل ہے:''اگر اس جگہ نزول کے لفظ سے یہ مقصود تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دوبارہ آئیں گے تو بجائے نزول کے رجوع کہنا چاہئے تھا کیونکہ جو شخص واپس آتا ہے اس کو زبان عرب میں راجع کہا جاتا ہے نہ نازل۔'' (ایام الصلح اردو ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲)

آپ کو تفسیر ابن کثیر کے حوالہ سے معلوم ہو گیا ہے جو مطالبہ مرزا قادیانی نے کیا تھا اس کے جواب میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد پہلے سے موجود ہے اور تفسیر ابن کثیر مرزا غلام کی پیدائش سے کئی صدیاں پہلے کی ہے۔ تفسیر درمنثور علامہ سیوطی کی ہے جو نویں صدی ہجری کی تالیف ہے۔ اصل میں آنحضرت ﷺ کی بعثت عمومی تھی اور اس وقت کئی فرقے مخاطب تھے۔ اس لئے رسول اکرم ﷺ نے مختلف فرقوں کے سامنے ان کے عقائد کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف الفاظ استعمال فرمائے اور حقیقت کو ذہن نشین فرمانے کی کوشش فرمائی۔ فرقہ یہود کا عقیدہ تھا کہ مسیح علیہ السلام صلیب کی موت سے وفات پا گئے ہیں تو ان کے جواب میں فرمایا: ابھی تک عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ وہ دوبارہ تمہاری طرف لوٹ کر واپس آنے والے ہیں۔ (علامہ ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۲۹)

ایسے ہی آنحضرت ﷺ نے نصاریٰ کے جواب میں فرمایا کہ:''الستم تعلمون ان ربنا حیی لا یموت ان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء'' کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آئندہ فنا آئے گی۔
(تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۲۰۳، مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی)

یہ اس لئے فرمایا کہ عیسائیوں کا عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کی طرح حیات مسیح علیہ السلام کا تھا۔ مگر اس بات میں وہ گمراہ تھے کہ وہ ہمیشہ ان کی موت کی نفی کرتے اور ان کے بارے میں الوہیت کا اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ خدا ہیں۔ ہمیشہ زندہ رہیں گے تو تردید فرمائی کہ یہ ٹھیک ہے کہ ابھی تک زندہ ہیں۔ لیکن آخر میں اس پر فنا آئے گی۔ کب آئے گی دوسری احادیث دیکھنے سے مطلب واضح ہوجاتا ہے کہ بعد نزول وفات ہونی ہے۔ جب زمین پر تشریف لاویں گے نکاح کریں گے اور صاحب اولاد ہوں گے۔ تو معلوم ہوا کہ وہی مسیح ابن مریم علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے تشریف لاویں گے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ انہوں نے میرے ساتھ دفن ہونا ہے اور جب مسلمانوں سے خطاب فرمایا تو:

''ینزل فیکم ابن مریم''　(بخاری جلد اوّل ص ۴۹۰)

کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسلمان نبی بھی مانتے تھے اور زندہ بھی مانتے تھے، تو انہیں یہ بتایا کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ بہرحال آنحضرت ﷺ نے اپنے ارشادات میں کسی مفسد کے لئے وسوسہ ڈالنے کی گنجائش نہیں چھوڑی کہ امت کو خواہ مخواہ گمراہ کرتا پھرے۔ دوسری روایت میں ''لیھبطن'' وارد ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آتا ہے: ''قلنا اھبطوا فیھا جمیعاً''　(البقرۃ:۳۸)

ایک روایت میں آنحضرت ﷺ نے علامات قیامت کو بیان کرتے ہوئے لفظ خروج فرمایا ہے۔ مختلف انداز بیان اختیار کرنے کی غرض یہ تھی کہ نزول ابن مریم کی پیش گوئی ذہن نشین ہوجائے۔ نیز یہود بھی مخاطب تھے، نصاریٰ بھی مخاطب تھے اور مسلمان بھی مخاطب تھے۔ (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے) مسلمانوں کو لفظ نزول سے خطاب فرمایا اور یہود کو لفظ رجوع سے خطاب فرمایا اور عیسائیوں کو ''یاتی علیہ الفناء'' سے مخاطب فرمایا۔ تو معلوم ہوا کہ وہی عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں جن کی شخصیت آنحضرت ﷺ سے پیشتر یہود ونصاریٰ کے درمیان وجہ نزاع بنی ہوئی تھی اور جن کی شخصیت کے متعلق وفد نجران نے آنحضرت ﷺ سے سوال کئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں آل عمران کی اوّل کی ۸۳ آیات نازل فرمائی۔ واضح ہوا کہ یہ وہی شخصیت زیر بحث تھی جو ان میں آچکی تھی تو قرآن اور احادیث نے ان کے متعلق فیصلہ دیا کہ انہوں نے وفات نہیں پائی۔ ابھی تک آسمان پر ہیں وہی قرب قیامت کو نازل ہوں گے۔

اب سوال یہ ہے کہ ان کا آنا کس حیثیت سے ہوگا، نبی کی حیثیت سے، امتی کی حیثیت سے یا امتی نبی کی حیثیت سے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ پہلے سے نبی ہیں۔ اس لئے جب دوبارہ نزول فرما ہوں گے تو پھر بھی نبی ہوں گے۔ کیونکہ نبی کی نبوت ملنے کے بعد چھینی نہیں جاتی اور خود بعد نزول کے واقعات کو بیان فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے انہیں نبی کے نام سے پکارا ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ بروایت نواس بن سمعان جس میں پورا واقعہ خروج یاجوج ماجوج بیان فرمایا گیا ہے۔　(ص ۴۷۴)

مگر وہ عمل شریعت محمدی پر کریں گے جیسا کہ احادیث میں آتا ہے۔ ’’یعمل فیہم بکتاب اللہ تعالیٰ وسنتی‘‘ کہ ان میں اللہ کی کتاب پر اور میری سنت پر عمل پیرا ہوں گے۔ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ برزنجی ص۲۴۹) اور علامہ عبدالوہاب شعرانی نے بھی یہی فرمایا ہے کہ شریعت محمدیہ پر عمل پیرا ہوں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول الیٰ الارض ہوگا۔ (الیواقیت والجواہر ج۲ ص۳۴)

باقی رہی یہ بات کہ کیا جنم ثانی لیں گے؟ تو جواباً گزارش ہے کہ ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں کہ آپ آسمان سے تشریف لاویں گے۔ جنم ثانی نہ لیں گے۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے ینزل فرمایا یتولد یعنی پیدا ہوگا نہیں فرمایا، اور فرمایا جب تشریف لاویں گے تو ان کے سر سے موتیوں کی طرح پانی کے قطرے گرتے ہوں گے۔ یوں معلوم ہوگا کہ ابھی حمام سے نکل کر آ رہے ہیں۔ یہ ابن مریم یعنی مسیح علیہ السلام کی صفات بیان کی ہیں اور ایک اور روایت میں یہ آتا ہے۔ فرمایا: ’’رسول اللہ ﷺ نے کہ معراج کی رات سیدنا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور میں (علیہم السلام) جب اکٹھے ہوئے تو ہمارے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا کہ کب آئے گی؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو انہوں نے فرمایا: اور تو مجھے علم نہیں اتنا علم ہے کہ جب قیامت کے قریب دجال خروج کرے گا اس کے قتل کے لئے رب تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے کہ میں نازل ہوں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔ پھر قیامت قائم ہوگی۔‘‘ (سنن ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال ص۳۰۹)

اور پھر آنحضرت ﷺ نے مسیح کے اترنے کی جگہ دمشق فرمائی ہے اور پھر مشرقی سمت سفید منارہ کا پتہ دیا ہے۔ پھر فرمایا دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ یہ بھی پہلے عرض کر چکے ہیں کہ آ کر شادی کریں گے۔ کیونکہ پہلے زمانہ میں شادی نہیں کی تھی۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد کو بھی تسلیم ہے۔ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں کہ: ’’انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح جو رد کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۳، خزائن ج۵ ص ایضاً)

اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ: ’’مسیح موعود بیوی کرے گا اور وہ صاحب اولاد ہوگا اور اسے ارشاد نبوی تسلیم کرتے ہیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ ص۳۳۷)

اب اصل ارشاد حضور ﷺ ملاحظہ فرمایئے! حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ: ’’آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زمین کی طرف اتریں گے۔ (معلوم ہوا کہ پہلے زمین پر نہ ہوں گے) پھر شادی کریں گے اور ان کے بچے بھی پیدا ہوں گے اور ۴۵ برس دنیا میں قیام فرماویں گے۔ پھر وفات پائیں گے۔ پھر فرمایا میرے ساتھ دفن ہوں گے۔ پھر فرمایا میں اور وہ ایک ہی قبر سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اٹھیں گے۔‘‘ (رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء بحوالہ مشکوٰۃ ص۴۸۰)

اگر مندرجہ بالا صفات کے مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں تو اور کون ہے۔ اگر ان اوصاف کو مرزا قادیانی پر چسپاں کیا جائے؟ تو کیا وہ نکاح محمدی بیگم والا ہو چکا ہے۔ جس کے لئے پیش گوئی ان پر چسپاں کی جائے۔ کیا نکاح کے بعد پھر مرزا قادیانی پینتالیس برس زندہ رہے۔ کیا پھر آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہوئے۔ کیا پھر قیامت میں آنحضرت کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اٹھیں گے اور پہلے جملہ حدیث میں ہے کہ بعد نزول شادی کریں گے۔ اگر نزول سے مراد پیدا ہونا ہے تو کیا مرزا قادیانی جب پیدا ہوئے تھے۔ فوراً اسی وقت شادی کر لی تھی۔ پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام حج کریں گے۔ فج الروحاء کے مقام سے گزر ہوگا۔ پھر فرمایا ''باب الدھر'' حضرت مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔ (یاد رہے مقام لد آج بھی عربی قلمرو میں ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو وقت نماز ہوگا۔ اس وقت جو امام ہوں گے ان کی صفات حضور علیہ السلام نے الگ بیان فرمائی ہیں اور وہ امام جن الفاظ سے حضرت مسیح علیہ السلام کو امامت نماز کے لئے بلائیں گے۔ وہ بھی بیان فرمائے ہیں وہ یہ الفاظ ہیں: آیئے! روح اللہ تشریف لایئے، نماز پڑھایئے۔ یہ روح اللہ وہ خطاب ہے جو قرآن پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا ہے کسی اور کو یہ لقب نہیں دیا گیا اور جس امام کی حضور نے علامتیں بیان کی ہیں ان کا نام بروایت ابوداؤد، ترمذی حضور ﷺ کے نام پر ہوگا اور ان کے والد کا نام حضور ﷺ کے والد کے نام پر ہوگا۔ جس کو مرزا قادیانی نے (نزول المسیح ص ۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۱) میں اور (ازالہ اوہام ص ۵۱۷، خزائن ج ۳ ص ۳۷۸) میں تسلیم کیا ہے۔ وہ امام مہدی ہوں گے تو معلوم ہوا کہ مسیح تو وہ ہوں گے جو آسمان سے اتریں گے اور مہدی وہ ہوں گے جو پہلے سے امامت نماز کے لئے موجود ہوں گے اور یہ بھی روایات میں آتا ہے۔ جب حضرت مہدی مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ امامت نماز کے لئے استدعا کریں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ پڑھایئے یہ اس امت کی کرامت ہے کہ بعض بعض پر ہوں گے۔ میں آپ کی اقتداء کرنے کے لئے آیا ہوں۔ پھر امام مہدی نماز پڑھائیں گے۔

(مسند احمد ص ۲۱۶، ۲۱۷ ج ۴ مسند میں اور در منثور ج ۲ ص ۲۴۳ حاکم طبرانی مصنف ابن ابی شیبہ)

پھر خلاصہ ہماری تحریر کا سنئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے کے نبی ہیں۔ جب دوبارہ زمین میں تشریف فرما ہوں گے تو پھر بھی وہ نبی ہوں گے اور مامور بالتبلیغ دین سابق کے نہ ہوں گے۔ کیونکہ ایک دفعہ وہ یہ فریضہ انجام دے چکے ہیں۔ لہٰذا وہ اب شریعت محمدیہ پر عمل پیرا ہوں گے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے جیسے کسی دوسرے علاقہ کا گورنر کسی دوسرے گورنر کے علاقہ میں چلا جائے تو وہاں اپنے عہدہ کے لحاظ سے گو وہ گورنر شمار ہوگا، لیکن دوسرے گورنر کے علاقہ میں وہ اس گورنر کی حکومت کا تابع ہو کر رہے گا۔ اپنے علاقہ کے قوانین

یا آئین پر عمل پیرا نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ چونکہ قیامت تک کے لوگوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے قیامت تک آپ ﷺ کی شریعت ہی نافذ رہے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔ تو اس مثال سے یہ معلوم ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہو کر بھی آنحضرت ﷺ کے امتی بن جائیں گے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی یہ تسلیم ہے وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امتی ٹھہراتے ہیں بلکہ تمام انبیاء کو آنحضرت ﷺ کے امتی مانتے ہیں۔ سنئے! فرماتے ہیں:

''ہر ایک نبی حضور ﷺ کی امت میں داخل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''لتؤمنن به ولتنصرنه'' پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کی امت ہوئے۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے امتی ہو گئے تو اس میں حرج کیا ہوا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۰)

(محاسبہ قادیانیت ج ۶۳ ص ۱۵ تا ۲۳)

قاری خلیل احمد اویسی قادری کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے قدیمی معاون اور جامع مسجد المصطفیٰ شاداب کالونی جھنگ صدر کے مقتدر عالمِ دین قاری خلیل احمد اویسی قادری کی اہلیہ محترمہ ۲۶ر اکتوبر ۲۰۲۵ء کو مختصر علالت کے بعد انتقالِ فرما گئیں۔ إنا لله وانا اليه راجعون! مرحومہ نہایت متقی، صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہترین عالمہ اور ماہر قاریہ تھیں۔ کم وبیش دس سال تک مدرسہ فاطمہ الزہراء، محلہ جلال آباد جھنگ صدر میں نہایت خلوص، محنت اور احسن انداز سے تدریسی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔

مولانا غازی عبدالرشید سیال مبلغ فیصل آباد کو صدمہ

۲۸ر اکتوبر ۲۰۲۵ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد مولانا غازی عبدالرشید سیال کے چچا زاد بھائی قاری عبدالشکور مرحوم، ۳۱ر اکتوبر ۲۰۲۵ء کو ایک پھوپھی اور ۷ ر نومبر ۲۰۲۵ء کو دوسری پھوپھی قضا الٰہی انتقال کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی کامل مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے، آمین ثم آمین!

مولانا قاری محمد عبداللہ منیر کی عیادت

مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے امیر مولانا قاری عبداللہ منیر سے ۱۵ نومبر ۲۵ء کو حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد ودیگر مقامی رفقاء نے عیادت کی اور حضرت کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی۔

محاسبہ قادیانیت جلد ۳۶ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اللہ رب العزت جل وعلا کے فضل ورحم سے محاسبہ قادیانیت کی جلد چھتیس (۳۶) پیش خدمت ہے۔اس میں شامل رسائل کی تفصیل یہ ہے:

۱۳۷۴/۱...... ’’بجواب مکتوب لندن‘‘ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے زمانہ میں لائل پور میں مجلس کے مبلغ تھے۔تحریک کے زمانہ میں کراچی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ تھے۔تحریک کے بعد مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ کو لندن سے کسی صاحب کا خط ملا جس میں قادیانی نظریات کی بابت چند سوالات تھے۔آپ نے ان کا جواب لکھنا شروع کیا تو آپ کا اس دوران فیصل آباد سے تبادلہ کراچی ہوگیا۔آپ کی کتابیں فیصل آباد سے کراچی منتقل کرنے میں کچھ وقت لگا تو کتب ملنے پر آپ نے جواب مکمل کر کے ان کو لندن بھجوایا اور پورے خط کی قلمی نقل اپنے پاس رکھ لی جو تیس صفحات پر مشتمل ہے۔یہ کاپی مولانا کی کتب کے ساتھ مجلس کے کتب خانہ میں درج ہو کر محفوظ ہوگی۔فقیر راقم کو اس کا بالکل یاد نہیں رہا۔رفیق کار محترم مولانا عتیق الرحمن کو کریڈٹ جاتا ہے کہ یہ قلمی مسودہ نکال لائے جو پیش خدمت ہے۔

یہ خط ۱۸؍فروری ۱۹۵۸ء کو ارسال کیا گیا۔سرسٹھ (۶۷) سال بعد ایک مخطوطہ کی اشاعت مولانا عبدالرحیم اشعر کے کام کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے۔ہمارے ہاتھوں اس کام کی تکمیل ہماری سعادت کا باعث اور اس کا اعزاز عتیق الرحمن کے سر پر سہرا ہے۔احتساب قادیانیت جلد ۱۶ میں ص ۵۳۱ سے ۵۷۶ تک مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ رسائل شائع ہوئے۔چھٹا رسالہ یہ پیش خدمت ہے۔

۱۳۷۵/۲...... ’’دردمند خاتون‘‘ مولانا حافظ عبدالرحمن صاحب موضع کینجر ضلع مظفرگڑھ کے عالم دین تھے۔اوکاڑہ، سیالکوٹ، لاہور آپ خدمت دین کا فریضہ انجام دیتے رہے۔’’ایک دردمند خاتون‘‘ کے نام پر ۵؍اگست ۱۹۷۳ء کے نوائے وقت میں ایک خاتون کا بیان شائع ہوا جس کا جواب آپ نے رسالہ ہذا کی شکل میں مئی ۲۰۱۰ء لاہور عادل پریس سے شائع ہوا جو شامل اشاعت ہے۔

۱۳۷۶/۳...... ’’راہ صواب‘‘ مولانا حافظ عبدالرحمن مظفرگڑھی نے ایک پمفلٹ بنام’’دس ہزار روپے نقد انعام‘‘ کے نام پر شائع کیا۔قادیانی کھتری قاضی نذیر احمد لائل پوری نے’’پمفلٹ دس ہزار روپے نقد انعام کا

جواب'' کے نام سے اس کا جواب لکھا جس کا جواب الجواب ''راہ صواب'' کے نام پر مولانا عبدالرحمن نے یہ رسالہ تحریر کیا۔ مسودہ کی شکل میں ہمیں کاپی میسر آئی۔ اس مخطوطہ کو شامل کر رہے ہیں۔ محاسبہ قادیانیت جلد ۱۵ میں ص ۴۱۵ سے ص ۶۴۰ تک مولانا عبدالرحمن صاحب کے تیرہ رسائل ہم پہلے شائع کر چکے ہیں۔ محاسبہ قادیانیت کی جلد ہذا (۳۶) میں دو رسائل شائع کرنے سے ان کے رسائل مطبوعہ کی تعداد پندرہ ہو جائے گی۔

۱۳۷۷ / ۴...... ''مسئلہ کشمیر اور قادیانی امت'' مولانا اختر کاشمیری کا اس سے پہلے محاسبہ قادیانیت جلد ۳ ص ۵۰۹ سے ۵۴۴ تک ایک رسالہ ''قادیانیوں کو دعوت اسلام'' ہم شائع کر چکے ہیں۔ اب محاسبہ قادیانیت کی جلد ہذا (۳۶) میں یہ دوسرا رسالہ شائع کر رہے ہیں۔

۱۳۷۸ / ۵...... ''لندن سے قادیان'' صوفی محمد ایاز خان نیازی میانوالی کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز رہنما تھے۔ پھر کراچی چلے گئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے بھی غالباً ممبر رہے۔ بہت معتدل طبیعت پائی تھی۔ آپ کا یہ مضمون پہلے ماہنامہ ''ترجمان اہل سنت ختم نبوت نمبر'' کراچی اگست ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا۔ دوسری بار دسمبر ۲۰۲۱ء میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کے عرس کے موقع پر شائع ہوا جسے محاسبہ کی اس جلد میں ہم شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

۱۳۷۹ / ۶...... ''ایک خوش آئند اقدام، ایک لمحہ فکریہ'' مفتی عبدالعزیز ہاشمی شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور ہفت روزہ ''امن'' کوٹلی آزاد کشمیر کے چیف ایڈیٹر تھے، آپ نے امتناع قادیانیت آرڈیننس ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء پر یہ رسالہ شائع کیا جو دینہ جہلم کے چوہدری فضل الٰہی تاج پوری نے شائع کیا۔

۱۳۸۰ / ۷...... ''الحقائق الاصلیہ بجواب لمحہ فکریہ'' از حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ قادیانی معروف شاطر جلال الدین شمس کے بیٹے منیر الدین شمس (سانپ کا بیٹا سنپولا) نے ''لمحہ فکریہ'' لکھا، جس کا جواب حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے ۲۰/اگست ۱۹۷۸ء کو لکھا جو اسلامک اکیڈمی مانچسٹر نے شائع کیا۔ اب محاسبہ قادیانیت کی جلد ۳۶ میں شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۳۸۱ / ۸...... ''قادیانی نبی اور اس کی عبرتناک موت'' اسلامی مشن سنت نگر لاہور نے شائع کیا جو شامل اشاعت ہے۔

۱۳۸۲ / ۹...... ''فیصلہ بہ آیات قرآنی بجواب اشتہار فرقہ قادیانی'' از جناب انشاء اللہ صاحب گوجرانوالہ۔ ستمبر ۱۹۱۷ء کو شائع ہوا۔

۱۳۸۳ / ۱۰...... ''مرزا قادیانی کے دعاوی کا عروج ونزول'' آگرہ مرکز ہند بہائیاں میں جناب عبدالبہاء معروف بہائی رہنما کا لیکچر ہوا جسے بعد میں انہوں نے پمفلٹ کی شکل میں نئے سرے سے مرتب کر

کے شائع کردیا جو آگرہ اخبار پریس آگرہ سے شائع ہوا۔ ہمیں اس رسالہ کی فوٹو میسر آئی۔ اس کے ٹائٹل پر مالک رسالہ ابوالصمام عبدالرحمٰن جھنگوی ۲۹ ردسمبر ۱۹۲۵ء درج ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ ایک صدی قبل یہ رسالہ جناب عبدالرحمن جھنگوی کے پاس تھا۔ ملعون قادیان کی موت ۲۸ رمئی ۱۹۰۸ء کو ہے تو غالباً رسالہ ان کی زندگی میں شائع ہوا۔ اس قدیم رسالہ کی اشاعت پر خوشی ہے۔ خیال رہے کہ یہ ایک بہائی کا مرتب کردہ رسالہ ہے جو خود نبوت کے مدعی بہاء اللہ کے پیرو ہیں۔ ایک منکر ختم نبوت بہائی کا دوسرے منکر ختم نبوت ملعون قادیان کا تعاقب گویا دو سوروں کی لڑائی ملاحظہ ہو۔

۱۳۸۴/۱۱...... ''<u>خیالات قاسمی (جلد اوّل ودوم)</u>'' جناب قاسم علی خان سیو نیو کلرک ملازم محکمہ سرہند نہر شہر لدھیانہ کے باسی تھے۔ ۱۸۹۸ء کی یہ کتاب شائع کردہ ہے۔ ملعون قادیان کی کتاب ازالہ اوہام کے بعض حوالہ جات پر نقد قائم کیا گیا ہے۔

غرضیکہ محاسبہ قادیانیت کی جلد ۳۶ میں دس مصنّفین حضرات کے گیارہ رسائل شامل ہیں۔

۱......	مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۲......	مولانا عبدالرحمن مظفر گڑھی	کے	۲	رسائل
۳......	مولانا اختر کاشمیری	کا	۱	رسالہ
۵۹۵/۴......	صوفی محمد ایاز خان نیازی	کا	۱	رسالہ
۵۹۶/۵......	مولانا مفتی عبدالعزیز ہاشمی	کا	۱	رسالہ
۵۹۷/۶......	مولانا منظور احمد چنیوٹی	کا	۱	رسالہ
۵۹۸/۷......	اسلامی مشن سنت نگر، لاہور	کا	۱	رسالہ
۵۹۹/۸......	محمد انشاء اللہ گوجرانوالہ	کا	۱	رسالہ
۶۰۰/۹......	عبدالبہاء بہائی	کا	۱	رسالہ
۶۰۱/۱۰......	قاسم علی خان لدھیانہ	کا	۱	رسالہ
	کل دس حضرات	کے	۱۱	رسائل

اس جلد میں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

<u>نتیجہ</u>: اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۳۶ جلدیں کل ۹۶ جلدوں میں چھ سو ایک (۶۰۱) مصنّفین کے قدیم ونایاب تیرہ سو چوراسی (۱۳۸۴) کتب ورسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ الحمد للہ اوّلاً وآخراً!

شعائر اسلام کا استعمال اور فتنہ قادیانیت

مولانا محمد وسیم اسلم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ’’وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ:البقرہ:۱۱۴‘‘ (اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے سے روکے۔)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ’’ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ:الحج:۳۲‘‘ (اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔)

مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ واضح کرتی ہیں کہ اللہ کے شعائر یعنی وہ نشانیاں جو اسلام کی پہچان ہیں، ان کا احترام اور تعظیم ایمان کا حصہ اور دل کے تقویٰ کی علامت ہے۔

شعائر کی تعریف: ’’شعائر‘‘ عربی زبان کا لفظ ہے، اور یہ شعیرہ کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں ’’نشانیاں یا علامتیں‘‘ کسی دین یا مذہب کی مخصوص علامات جو اس کی پہچان بن جائیں، انہیں اس مذہب کے شعائر کہا جاتا ہے۔ اسی بنیاد پر اسلام میں وہ تمام چیزیں جو دین کی پہچان ہیں اور اسلام کی شناخت ہیں، وہ سب شعائر اسلام کہلاتے ہیں۔ اسلامی شعائر کی مثالیں تو بے شمار ہیں لیکن ان میں سے چند نمایاں شعائر یہ ہیں:

کلمہ طیبہ: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسلام کی سب سے پہلی اور بنیادی نشانی ہے۔ (۲) مسجد: جو کہ عبادت، اتحاد اور اخوت کی علامت۔ (۳) اذان: اسلام کی روزانہ گونجنے والی صدا اور نماز کی دعوت۔ (۴) قرآن و سنت: اللہ کا کلام اور نبی ﷺ کی تعلیمات جو کہ اسلام کی بنیاد ہیں۔ (۵) صفا و مروہ: حج اور عمرہ کی ایک نمایاں عبادت جو کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی قربانی کی یادگار ہے۔ (۶) بیت اللہ: دنیا بھر کے مسلمانوں کا قبلہ اور مرکزِ وحدت ہے۔ (۷) نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج: یہ سب اسلام کے عملی مظاہر اور ایمان کے ستون ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا: ’’اعظم شعائر اللہ اربعۃ: القرآن والکعبۃ والنبی والصلاۃ‘‘ ترجمہ: اللہ کے سب سے عظیم شعائر چار ہیں: قرآن، کعبہ، نبی اکرم ﷺ، اور نماز۔

مذکورہ بالا تمام اقوال اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ دین اسلام کی اصل روح انہی شعائر کی تعظیم میں مضمر ہے۔ جو شخص ان کی عظمت دل میں رکھتا ہے، وہ درحقیقت تقویٰ کے مقام پر فائز ہے۔

شعائر اسلام کی تعظیم کیوں ضروری ہے؟

شعائر اسلام دراصل ایمان کی علامت اور امت مسلمہ کی پہچان ہیں۔ ان کی تعظیم درحقیقت اللہ تعالیٰ کی عظمت کی تعظیم ہے۔ جو قوم اپنے دینی شعائر کی قدر کرتی ہے، وہ دنیا میں باعزت رہتی ہے، اور جو انہیں بھلا دیتی ہے، وہ اپنی شناخت کھو بیٹھتی ہے۔ اسلامی شعائر محض ظاہری رسومات نہیں بلکہ یہ ایمان، عقیدہ اور تقویٰ کی علامت ہیں۔ چناں چہ ان شعائر کی دل سے تعظیم وتوقیر کے ساتھ ساتھ ان کی حفاظت کرنا اور ان کی اہمیت سے اپنی آنے والی نسلوں کو روشناس کرانا یہ ہم سب مسلمانوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ تاکہ اس کے ذریعے ہمارا ایمان مضبوط ہو اور ہماری پہچان برقرار رہ سکے۔

جیسے کلمہ طیبہ، مسجد، اذان، روزہ، حج، قرآن، کعبہ، نماز اور نبی اسلام کی علامتیں ہیں، اسی طرح نبوت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت بھی ایمان کی اساس اور امتِ مسلمہ کی پہچان ہے۔ شعائر اسلام کی اصل روح ایمانِ کامل اور نبی کریم ﷺ کی آخری نبوت کے اعتراف سے وابستہ ہے۔ جو اس بنیاد سے ہٹ جائے، وہ چاہے ظاہراً مسلمان نظر آئے، حقیقت میں امتِ محمدیہ ﷺ سے خارج ہے۔ جو شخص نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا، وہ شعائرِ اسلام کی حقیقت کو مجروح کرتا ہے۔ ختم نبوت کا تحفظ دراصل اسلام کے پورے نظام کے تحفظ کے مترادف ہے۔ ختم نبوت پر ایمان ہی دراصل امت مسلمہ کے اتحاد، نظامِ شریعت کے تسلسل، اور دین کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ منکرین ختم نبوت مرزائی خواہ لاہوری گروپ ہو خواہ قادیانی گروپ یہ دراصل اسلام کی اصل بنیاد کو منہدم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ شعائرِ اسلام جیسے کلمہ، نماز، اذان، اور قرآن کا ظاہری استعمال کرتے ہیں تاکہ اپنے کفر کو اسلام کے لباس میں چھپا سکیں۔ یہی وہ خطرناک پہلو ہے جس کی طرف قرآن کریم میں اشارہ کیا گیا: يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ'' (الصّف: ۸) ترجمہ: یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں، مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر اسے ناپسند کریں۔

قادیانیت کا فریب اور امت کی ذمہ داری

منکرین ختم نبوت نے ہمیشہ اسلام کی ظاہری علامات اپنائیں تاکہ مسلمانوں کو دھوکا دیا جا سکے۔ شعائر اسلام کے استعمال پر صرف اہل اسلام کا حق ہے، یہ شریعت کا فیصلہ بھی ہے اور ملک پاکستان کے آئین وقانون کا بھی۔ لیکن اس کے باوجود قادیانی تمام تر شعائر اسلام کی توہین کرتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو دجل وفریب میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

...... کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مرزا قادیانی کو مراد لے کر کلمہ طیبہ کی توہین کرتے ہیں۔

- ...... مسجد کی ساکھ پر اپنی عبادت گاہوں کو تعمیر کر کے مساجد اسلام کی توہین کرتے ہیں۔
- ...... قرآن کریم کی آیات بینات میں تحریف کر کے قرآن حمید کی توہین کرتے ہیں۔
- ...... جو احادیث مبارکہ مرزا قادیانی کی باتوں سے موافقت نہ رکھتی ہوں انہیں ردی کی ٹوکری میں پھینک کر ذخیرہ احادیث کی توہین کرتے ہیں۔
- ...... قادیان کے سالانہ جلسہ کو حج بیت اللہ سے تشبیہ دے کر، قرآن کریم کے واشگاف موقف ''ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ'' کی توہین کرتے ہیں۔
- ...... نبوت کے سلسلہ کو جاری تصور کر کے اسلام کی اساس نبوت اور ختم نبوت کی توہین کرتے ہیں۔

اگر نعوذ باللہ نبوت کا دروازہ کھلا سمجھا جائے تو قرآن وسنت کی قطعیت، شریعت کی حاکمیت اور امت مسلمہ کی وحدت سب باطل ہو جاتی ہے۔ اسی لئے امت کے علما اور عوام نے ہمیشہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ شعائر اسلام کی تعظیم اور ختم نبوت پر ایمان لازم وملزوم ہیں۔ منکرین ختم نبوت اگرچہ اسلام کے شعائر کا ظاہری استعمال کرتے ہیں، مگر ان کا یہ عمل ایک فریب اور اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان گمراہ فرقوں کے فتنوں سے ہوشیار رہیں، ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کریں، اور آنے والی نسلوں کو اس بنیادی عقیدہ کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

شعائر اسلام اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء میں منظور ہونے والا آرڈی نینس ''امتناع قادیانیت'' کے نام سے موجود ہے۔ ہائی کورٹس، سپریم کورٹ اور شریعت کورٹ کے فیصلے موجود ہیں جن کی رو سے منکرین ختم نبوت اسلامی شناخت، اسلامی اصطلاحات، اسلامی القابات اور مقدسات کا استعمال نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے باوجود مسجد کی ساکھ پر مختلف شہروں اور علاقوں میں کئی قادیانی عبادت خانے موجود ہیں جہاں کھلے عام شعائر اسلام کی توہین کی جا رہی ہے۔ آن لائن پلیٹ فارمز پر قادیانی مسلسل اسلامی شعائر، القابات اور مذہبی علامات کا استعمال کر رہے ہیں، جو نہ صرف آئین وقانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ عام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھی مجروح کرتا ہے۔

حکومت وقت، وزارتِ داخلہ اور وزارتِ مذہبی امور سے ہمارا پُرزور مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے اسلامی شعائر کے غیر قانونی استعمال کے خلاف فوری نوٹس لیا جائے۔ متعلقہ اداروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ موجودہ قوانین پر مؤثر عمل درآمد یقینی بنائیں۔ مجرم عناصر کے خلاف آئینی وقانونی کارروائی کی جائے تاکہ قانون کی بالادستی اور مذہبی ہم آہنگی برقرار رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدۂ ختم نبوت پر ثابت قدم رکھے اور شعائر اسلام کی حقیقت کو پہچان کر صحیح معنوں میں اس کی روح پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

دوروزہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے تاثرات ومقصد

مولانا عبدالرحمٰن جامی: لکی مروت

چنیوٹ کے قصبہ چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں منعقد ہونے والی دوروزہ آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس ایک تاریخی اور روحانی اہمیت کا حامل اجتماع ہوتا ہے جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال باقاعدگی سے منعقد کرتی ہے۔ یہ کانفرنس اپنے مخصوص مقام اور موضوع کی وجہ سے ملک بھر میں ایک اہم مذہبی حیثیت رکھتی ہے۔اس کانفرنس کے انعقاد کا بنیادی مقصد ہے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ۔

یہ کانفرنس مسلمانوں کے بنیادی عقیدے ختم نبوت یعنی حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کے عقیدے کو اجاگر کرنے اور اس کے تحفظ کے لئے شعور بیدار کرنے کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ کانفرنس کا سب سے اہم اور نمایاں مقصد فتنہ قادیانیت کے عقائد اور سرگرمیوں سے عوام کو آگاہ کرنا اور اس کے رد میں ٹھوس دلائل پیش کرنا ہے چونکہ چناب نگر قادیانیوں کا مرکز ہے۔

اس لئے یہاں کانفرنس کا انعقاد ایک علامتی اور عملی اہمیت رکھتا ہے۔ علماء اور مشائخ نئی نسل کی تربیت علماء اور مشائخ نئی نسل کو اس بنیادی عقیدے کی اہمیت سے روشناس کراتے ہیں تاکہ وہ قادیانیت کے گمراہ کن نظریات سے محفوظ رہیں۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء اور رہنما ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور مسلمانوں میں دینی بیداری پیدا کرتے ہیں۔ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے تاریخی فیصلے ۱۹۷۴ء کی اہمیت کو یاد دلانا اور حکومت پر زور دینا کہ وہ اس فیصلے کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ دوروزہ ختم نبوت کانفرنس کے تاثرات وسیع اور گہرے ہوتے ہیں جو مذہبی، سیاسی اور سماجی سطح پر محسوس کئے جاتے ہیں:

مذہبی وروحانی تاثرات ’’ایمان کی تازگی‘‘ ملک بھر سے ہزاروں، بعض اوقات لاکھوں، کی تعداد میں شرکاء کا اجتماع ہوتا ہے جو پر جوش انداز میں " تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگاتے ہیں یہ ماحول شرکاء کے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور ان میں دینی حمیت کو ابھارتا ہے۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء، مشائخ اور روحانی شخصیات خطاب کرتی ہیں جو قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتی ہیں۔ اتنے بڑے اجتماع کے باوجود منتظمین (خصوصاً مجلس تحفظ ختم نبوت کے رضاکار) سیکیورٹی اور نظم ونسق کو مثالی طریقے سے سنبھالتے ہیں۔

چناب نگر میں کانفرنس کا انعقاد خود ایک مضبوط پیغام ہے کہ مسلمان اس حساس عقیدے کے تحفظ کے لئے مکمل طور پر بیدار ہیں۔ مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین کی شرکت ملک میں دینی معاملات پر اتحاد کا تاثر دیتی ہے، جو ایک مثبت سماجی اشارہ ہے۔ یہ کانفرنس قومی اور بین الاقوامی سطح پر میڈیا کی توجہ حاصل کرتی ہے، جس سے عقیدہ ختم نبوت کا پیغام دور دور تک پہنچتا ہے۔ کانفرنس کے مطالبات حکومتی ایوانوں تک پہنچتے ہیں، جس سے ریاستی اداروں پر عقیدہ ختم نبوت کے قوانین کے مکمل نفاذ کے لئے دباؤ بڑھتا ہے دوروزہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ایک سالانہ روحانی اور نظریاتی جہاد کا مظہر ہے۔ یہ صرف ایک مذہبی اجتماع نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ سے اپنی گہری عقیدت اور محبت کے اظہار کا ایک عوامی پلیٹ فارم ہے۔ یہ کانفرنس ہر سال امت مسلمہ کے اس متفقہ اور حساس عقیدے کو ایک نئی طاقت، بیداری اور عزم کے ساتھ زندہ کرتی ہے کہ تحفظ ختم نبوت ہر مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے۔

قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والے پانچ خوش نصیب افراد

ا...... ۲۰ نومبر ۲۰۲۵ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آٹو بھان روڑ حیدرآباد میں نومسلم محمد شہزاد احمد بن عبدالغفور سکنہ الوحید کالونی حالی روڑ حیدرآباد نے، بھائی محمد فضل ربی صاحب کی معیت میں قادیانیت پر چار حرف بھیج کر سچے دین اسلام کو مولانا ابرار شریف مبلغ حیدرآباد کے ہاتھ پر قبول کیا اور آقا کریم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نومسلم کو دوسرے قادیانیوں کے لئے ہدایت اسلام کا ذریعہ بنائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ!

۲...... فیصل آباد، محلہ مصطفیٰ آباد گلی نمبر ۳ میں ۲۵ نومبر ۲۰۲۵ء کو ایک خاندان کے چار افراد نے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیج کر مبلغ عالمی مجلس ختم نبوت فیصل آباد مولانا عبدالرشید غازی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے والوں میں محمد شعیب ولد منیر احمد، راحیلہ فردوس زوجہ محمد شعیب، اویس احمد ولد محمد شعیب، واثق احمد ولد محمد شعیب شامل ہیں۔ نومسلمین نے اقرار کیا کہ ہم نے باہوش وحواس اور بلا جبر و اکراہ اسلام قبول کیا۔ ہم مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کذاب، دجال، لعنتی، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ ابن مریم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہوئے۔ قرآن وسنت کی تمام تعلیمات پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ کریم نومسلمین کو استقامت نصیب فرمائیں، آمین!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!

مولانا عتیق الرحمن سیف

نام کتاب : عمر سیدہ عائشہ اور منکرین حدیث کے شبہات کا تحقیقی جائزہ:

مصنف: مولانا رسال محمد صوابی، صفحات : ۵۰۴، قیمت: درج نہیں، ملنے کا پتہ: مکتبہ رحمۃ للعالمین ٹوپی ضلع صوابی، رابطہ نمبر:03145529329

زیرنظر کتاب مولانا رسال محمد کی تصنیف کردہ ہے۔ مصنف موصوف کی بہت ساری کتب پہلے بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہندوستان کی ایک ہندو عورت نے حضرت ام المومنین سیدہ عائشہؓ کی رخصتی مبارک کو لے کر شانِ رسالت ﷺ میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔ اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے بعض نام نہاد مذہبی اسکالر اور منکرین حدیث نے بھی اس بہتی گنگا میں ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کیا اور سیدہ عائشہؓ کی بوقت رخصتی عمر مبارک کو لے کر اعتراضات اور شبہات کا سلسلہ شروع کیا اور بعض حضرات نے اس پر کتابیں اور مقالے بھی لکھے، اسی طرح ایک قادیانی نے بھی ایک رسالہ شائع کیا۔ خیبر بختونخواہ کی مشہور معروف شخصیت منیر شاکر صاحب نے سوشل میڈیا پر اس مسئلہ کو اچھالا تو جواب میں مصنف موصوف نے ان کو تحریری مناظرہ کا خط لکھا جس کے جواب میں انہوں نے رضامندی ظاہر کی تو تحریری ایک سلسلہ شروع ہوا۔ چند خطوط کے تبادلے کے بعد ہی منیر شاکر صاحب نے خط وصول کرنے سے انکار کر دیا اور مباحثہ ادھورہ رہ گیا۔

اس تمام تر صورت حال کے بعد مولانا رسال محمد نے اس ہندو عورت کے اعتراضات اور بعض حضرات کی طرف سے شائع ہونے والی کتب، مقالہ جات و رسائل کا جائزہ اور سوشل میڈیا کی تقاریر و تحریری مباحثہ کو جمع کرنا شروع کیا تو چار حصوں پر مشتمل ایک کتاب تیار ہوگئی۔

کتاب کے پہلے حصہ میں حکیم نیاز احمد کی کتاب ''کشف الغمہ عن عمر الامۃ'' کا جواب ہے۔ دوسرے حصہ میں قاضی عبدالدائم صاحب کی سیرت کے موضوع پر کتاب ''سید الوری'' میں موجود مقالہ کا جواب ہے۔ تیسرے حصہ میں ایک قادیانی ابوطاہر عرفانی کا رسالہ ''رخصتی کے وقت ام المومنین سیدہ عائشہ کی عمر'' کا جواب ہے۔ کتاب کے آخری اور چوتھے حصہ میں منیر شاکر صاحب کے ساتھ تحریری مباحثہ کی روئیداد شامل ہے۔ اس حوالہ سے گویا ایک جامع چیز ہے جس میں کئی سارے حضرات کے مختلف اعتراضات

وشبہات کے جوابات ایک ہی کتاب میں مل جاتے ہیں۔ تحقیق کے طالبین کے لئے یہ کتاب کسی نعمت مترقبہ سے کم نہیں۔ عمدہ طباعت اور معیاری کاغذ سے مزین ہے۔

نام کتاب: بادِ بہاری برختم بخاری: افادات: مولانا مفتی رضاء الحق، جمع وترتیب: مولانا محمد عثمان بستوی، صفحات:۲۹۶، قیمت: درج نہیں، ملنے کا پتہ: زمزم پبلشرز کراچی، رابطہ:03098204773

حضرت مولانا رضاء الحق صاحب دارالعلوم زکریا جنوبی افریقہ کے شیخ الحدیث ہیں۔ آپ ۱۹۸۷ء سے اسی دارالعلوم میں رہ کر اہل افریقہ کو اپنے علم اور فیض سے فیض یاب فرمارہے ہیں۔ آپ کی کئی ساری تصانیف قارئین سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ حال ہی میں صرف کے قواعد، مصادر وابواب کے متعلق آپ کی آسان فہم کتاب ’’تزین الظرف باظہار قوانین الصرف‘‘ منظر عام پر آئی ہے۔ اب بخاری شریف کی آخری حدیث مبارکہ کے درس پر مشتمل ایک نئی کاوش سامنے ہے۔ جہاں حضرت کا صرف پڑھانے کا انداز منفرد ہے وہیں حضرت کا حدیث شریف پڑھانے کا انداز بھی نہایت شاندار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم زکریا میں بخاری شریف کی جلد اول آپ کئی سالوں سے پڑھانے کے ساتھ ساتھ بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

آپ کا انداز بہت ہی سہل اور نرالا ہوتا ہے جس بنا پر افریقہ کے دوسرے بعض مدارس بھی اپنے آخری حدیث کے درس کے لئے حضرت مولانا رضاء الحق صاحب کو ہی مدعو کرتے ہیں۔

آپ کے اس آخری درس کے بیانات، افادات اور اشارات کو آپ کی تصنیف وتالیف کے رفیق ومعاون مولانا عثمان بستوی جو کہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اجل ہیں انہوں نے جمع کرنے کا کام شروع کرنے کے ساتھ اس کی تحقیقی پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا۔ حضرت خود اس کی پروف ریڈنگ ونگرانی کرتے رہے، جس کو بعد میں ’’بہاری برختم بخاری‘‘ کے نام سے شائع کیا۔

کتاب میں جہاں حدیث کے الفاظ، شانِ ورود، راویوں کے حالات، حدیث مبارکہ کی تشریح پر بحث ہے ساتھ ہی حضرت نے فارغ التحصیل طلباء کے لئے مفید باتیں، دستار بندی کی حقیقت وثبوت، اس کی مختصر تاریخ، امام بخاریؒ کے مختصر حالات، صحیح بخاری کا تعارف جیسے موضوعات کو بھی اس کتاب میں سمو کر کتاب کو چار چاند لگادیئے ہیں۔ دیدہ زیب ٹائٹل اور عمدہ طباعت سے مزین کتاب پڑھنے لائق ہے۔

کبھی نہیں

حرام میں شفا، جھوٹ میں عزت اور خیانت وبددیانتی میں برکت کبھی نہیں ہوسکتی۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا چھ روزہ دورہ کراچی

مولانا محمد رضوان قاسمی

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ۲۳ تا ۲۸ نومبر ۲۰۲۵ء چھ روزہ دورہ پر کراچی تشریف لائے۔ شہر کے مختلف مقامات پر دو درجن سے زائد پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جن کی اجمالی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

۲۳ نومبر ۲۰۲۵ء بعد نماز مغرب بلال مسجد اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال میں ستائیسویں سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا قاری محمد صالحین کی تلاوت سے آغاز ہوا، ہدیہ نعت وترانہ ختم نبوت مولانا محمد شاہ رخ نے پیش کیا۔ کانفرنس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، شاہین جمعیت حافظ حمداللہ کوئٹہ، مولانا قاضی احسان احمد، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس کے مکمل انتظامات کی نگرانی حلقہ گلشن اقبال کے نگران مولانا قاری عبدالسمیع رحیمی اوران کے رفقا نے احسن انداز میں سرانجام دی۔ کثیر تعداد میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

۲۴ نومبر ۲۰۲۵ء کو صبح گیارہ بجے جامعہ اشرف المدارس گلستان جوہر میں جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور طلباء سے خطاب ہوا۔ بعد نماز مغرب ابراہیم حیدری ٹاون کے زیراہتمام مرکزی جامعہ مسجد گلزار مدینہ اولڈ مظفر آباد کالونی میں ایک بھرپور تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تقریباً ایک مہینہ پہلے کانفرنس کی تیاریوں کا سلسلہ حلقے میں شروع کیا گیا۔ پروگرام سے ایک ہفتہ قبل سیاسی قائدین، علاقے کے زعماء، اسکول کے اساتذہ، ائمہ کرام، مدارس کے مہتممین سے ملاقاتیں ہوئیں۔ کانفرنس کا آغاز مولانا عبدالحکیم فاروقی کی تلاوت سے ہوا۔ نعتیہ کلام حافظ عبداللہ عبدالقادر نے پیش کیا۔ مولانا عبدالوہاب پشاوری اور مولانا مفتی اسحاق مصطفیٰ کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عشاء دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا حافظ حمداللہ کے خطابات ہوئے۔ جمعیت علماء اسلام ابراہیم حیدری ٹاؤن کے امیر مولانا نورالرحیم رحمانی نے دعا فرمائی۔

۲۵ نومبر ۲۰۲۵ء صبح گیارہ بجے مدرسہ رشیدیہ گلشن معمار میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ کثیر تعداد میں علماء مشائخ اور طلباء جامعہ نے شرکت کی۔ خصوصی خطاب مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا۔ بعد نماز عصر دفتر ختم نبوت نمائش میں کارکنان کی تربیتی نشست سے بیان فرمایا۔ بعد نماز عشاء بلدیہ ٹاون کے زیراہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس چاندنی چوک پر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز مولانا قاری احسان الدین کی

تلاوت سے ہوا، نعت شریف مولانا شاہ رخ نے اور ترانہ ختم نبوت عبداللہ عبدالقادر نے پیش کیا۔ مولانا مفتی عبداللہ، حضرت مولانا نورالحق، حضرت مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے بیانات ہوئے۔

۲۶ نومبر ۲۰۲۵ء کو صبح گیارہ بجے جامعہ امام ابوحنیفہ مکہ مسجد آدم جی نگر میں پہلی مرتبہ حاضری ہوئی۔ بانی و مہتمم حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری مدظلہ سے ملاقات ہوئی جو اس وقت صاحب فراش ہیں۔ شاہین ختم نبوت نے طلباء و اساتذہ کرام کے اجتماع سے خطاب فرمایا اور شعبان المعظم میں ہونے والے ۲۰ روزہ ختم نبوت کورس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی۔ ۱۲ بجے بنات کی معروف دینی درسگاہ جامعہ خدیجۃ الکبریٰ محمد علی سوسائٹی میں طالبات سے خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کھڈہ مارکیٹ لیاری میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت، مولانا قاضی احسان احمد، جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مفتی شکور احمد، شیخ الحدیث مولانا نورالحق اور مولانا عبدالحئی مطمئن کے علاوہ سیاسی مذہبی جماعتوں کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ کانفرنس کی مکمل نگرانی ضلعی ذمہ دار مولانا کلیم اللہ نعمان، مفتی عبدالمتین اور ان کے رفقاء نے انجام دیئے۔

۲۷ نومبر ۲۰۲۵ء ۱۲ بجے جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال حاضری ہوئی۔ جامعہ کے مہتمم مولانا انور شاہ مدظلہ نے حضرت کا استقبال کیا۔ حضرت نے ایک گھنٹہ طلباء و اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی کے زیر اہتمام جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مدظلہ، مولانا عبدالغفور حیدری مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد اور مفتی عادل غنی نے خطاب کیا۔

۲۸ نومبر کا خطبہ جمعہ شاہین ختم نبوت نے مرکزی جامع مسجد گلشن معمار میں ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عشاء عالمی مجلس اورنگی ٹاؤن کے زیر اہتمام مجاہد گراؤنڈ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبدالحئی مطمئن، مفتی عادل غنی، مفتی عبداللہ، ایم پی اے علی احمد خان اور شہریار سیالوی نے خطابات کئے۔

ختم نبوت کورس گوجرہ

مجلس تحفظ ختم نبوت اور جامعہ عربیہ عزیزیہ گوجرہ کے زیر اہتمام چھ روزہ ختم نبوت کورس ۲۷ نومبر تا ۳ دسمبر ۲۰۲۵ء منعقد ہوا۔ سرپرستی مولانا صوفی محمد دین مدظلہ، صدارت مولانا سعد اللہ لدھیانوی، جبکہ نگرانی مولانا سفیان محمود نے کی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا ابوبکر عبداللہ، مولانا ریاض احمد، مولانا مصطفی عزیز، مولانا زاہد حسین فیصل آباد اور مبلغ مجلس مولانا مفتی محمد ارشاد نے اسباق پڑھائے۔ کورس کے اختتام پر امتحان لیا گیا۔ پوزیشن ہولڈرز میں اعزازی انعامات دیئے گئے۔ بھرپور کورس منعقد ہوا۔

جماعتی سرگرمیاں

مولانا محمد وسیم اسلم

تحفظ ختم نبوت کانفرنس رتو کالا ضلع سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیت علماء اسلام رتو کالا کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۲۵/اکتوبر ۲۰۲۵ء بعد نماز عشاء مرکز اہل سنت جامع مسجد مدنی میں منعقد ہوئی۔ مدرسہ اسلامیہ کاملیہ تعلیم القران رتو کالا کے طلباء کی دستار بندی بھی کی گئی۔ کانفرنس کی سرپرستی مولانا ظہور احمد عثمانی، مولانا خالد محمود تارڑ اور جناب افتخار تارڑ نے، صدارت صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے اور نگرانی مظفر حیات سیف اللہ، مولانا عاصم جاوید تارڑ، مولانا اکرام اور مفتی اسد اللہ کی رہی۔ پروگرام کا آغاز قاری ابوبکر ضیاء کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعتیہ کلام قاری محمد آصف رشیدی نے پیش کیا۔ خصوصی خطابات مولانا یحییٰ عباسی مظفر گڑھ، مولانا سید حفظ الرحمن شاہ جہانیاں اور مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا کے ہوئے۔ کانفرنس صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ نقابت کے فرائض مولانا ناصر جوہر آبادی نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس منشی والا ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹ نومبر ۲۰۲۵ء کو بعد نماز عشاء ختم نبوت عظیم الشان کانفرنس چک نمبر ۱۰ / ۶۳ منشی والا ننکانہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی قیادت مفتی محمد صغیر امیر عالمی مجلس ننکانہ، نگرانی مولانا محمد عثمان لدھیانوی مبلغ شیخوپورہ وننکانہ اور صدارت قاری محمد اسلم عابد نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد رفیق کی تلاوت سے ہوا۔ نعتیہ کلام قاری محمد طیب عارف نے پیش کیا۔ کانفرنس میں مولانا مفتی عبد الواحد قریشی، مولانا ممتاز احمد کلیار، مولانا ابوبکر قاسمی، اور مولانا محمد عثمان لدھیانوی نے خطابات کئے۔

ختم نبوت کانفرنسز بارہ بانڈہ

مدرسہ احسن العلوم و مسجد عبداللہ بن مسعودؓ بارہ بانڈہ اور سائس منڈی میں ختم نبوت کانفرنسیں ۹ نومبر ۲۰۲۵ء کو منعقد ہوئیں۔ جس میں اہل علاقہ، معززین اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ دونوں کانفرنسوں میں مبلغ مولانا عابد کمال حقانی، مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے خطابات کئے۔ کانفرنسوں کی صدارت، اختتامی بیان اور دعا مولانا قاری محمد اسلم حقانی نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ دارالعلوم ربانیہ میں ۱۰ نومبر ۲۰۲۵ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں علماء کرام اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حضرت مولانا محمد ادریس مدظلہ، مناظر ختم نبوت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان اور خطیب ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے نہایت مؤثر خطابات فرمائے۔

ختم نبوت کانفرنس اکوڑہ خٹک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۱ نومبر ۲۰۲۵ء کو مسجد فاطمہ اکوڑہ خٹک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں علماء کرام، طلبۂ کرام اور اہلِ علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ صاحبزادہ مولانا امجد علی شاہ، مولانا عرفان الحق حقانی استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مولانا عابد کمال حقانی مبلغ عالمی مجلسِ پشاور اور حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس کا اختتام حضرت مولانا قاری محمد اسلم حقانی کی دعائیہ گفتگو پر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس تنگی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹ نومبر ۲۰۲۵ء کو تنگی ضلع چارسدہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی تیاری کے لیے ہر مسجد و مدرسہ میں پروگرام ہوا۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد ادریس، مولانا مفتی گوہر علی شاہ، مولانا مفتی عبیداللہ، مولانا پیر حزب اللہ جان اور مولانا خواجہ نجیب الاسلام نے شرکت کی۔ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب تھی۔ کامیابی کے لیے مولانا سید شمس الحق اور ان کی پوری ٹیم نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس چمن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ نومبر ۲۰۲۵ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر تا عشاء جامعہ اسلامیہ علامہ عبدالغنی ٹاؤن چمن میں شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد یوسف کی سرپرستی اور حافظ عبدالرشید کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری حسین احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت جناب نعمت حمزہ نے پیش کیا۔ کانفرنس کی نگرانی مبلغ عالمی مجلس کوئٹہ محمد عنایت اللہ نے کی۔ کانفرنس تین نشستوں پر مشتمل تھی۔ بعد نماز ظہر پہلی نشست سے مولانا عبدالحنان چمن، مولانا نجیب اللہ اور مولانا عصمت اللہ کے بیان ہوئے۔ بعد نماز عصر دوسری نشست میں مفتی محمد احمد اور مولانا محمد عنایت اللہ کے بیانات ہوئے۔

تیسری نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی جس میں مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا قاری انوار الحق حقانی کے ایمان افروز بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی کامیابی میں حافظ عبدالرشید، حاجی محمد رمضان، حافظ عطاء اللہ، بھائی محمد نعیم، مولانا عصمت اللہ، مولانا نجیب اللہ، بھائی محمد اسلم آصف و دیگر رفقا نے بھرپور کردار ادا کیا۔

جامعہ امدادیہ کوئٹہ میں شاہین ختم نبوت کا خطاب

۱۳؍نومبر ۲۰۲۵ء کو بعد نماز ظہر بلوچستان کی مشہور و معروف علمی درسگاہ جامعہ امدادیہ میں حضرت مولانا اللہ وسایا نے طلباء میں خطاب فرمایا۔ بیان کے بعد جامعہ امدادیہ کے مہتمم حضرت قاری نور الدین کی طرف سے مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔ شاہین ختم نبوت نے جامعہ اور اس کی لائبریری کا وزٹ بھی کیا۔

ختم نبوت کانفرنس مچھ بلوچستان

۱۴ نومبر ۲۰۲۵ء کو مچھ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد علی کی تلاوت سے ہوا۔ حافظ شاہ زیب نے نظم پڑھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد اویس نے ابتدائی کلمات کہے۔ ازاں بعد مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تاریخی خطاب کیا۔ کانفرنس میں مقامی علماء کے علاوہ عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر مولانا عبدالصمد شاہوانی امیر جمعیت علمائے اسلام مچھ کی طرف سے ظہرانہ دیا گیا۔

اسی روز قبل از جمعہ گیارہ بجے مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا اللہ وسایا نے جامعہ محمدیہ کول پور کا دورہ بھی کیا۔ نائب مہتمم مولانا حماد اللہ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مدرسے کی تعلیمی کارگزاری پیش کی، جس پر مہمانوں نے اساتذہ کی خدمات کو خوب سراہا۔

ختم نبوت کانفرنس سبی بلوچستان

۱۴؍نومبر ۲۰۲۵ء کو بعد نماز عشاء جرگہ ہال سبی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قاری عبداللطیف نے تلاوت اور حافظ امان اللہ واہگا نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مفتی کفایت اللہ مہتمم دارالعلوم بھاگ، مولانا قاری انوار الحق حقانی، مولانا مفتی محمد احمد ناظم تبلیغ کوئٹہ، مبلغ بلوچستان مولانا محمد اویس، جمعیت علماء اسلام سبی کے امیر مولانا محمد ادریس رند، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا اللہ وسایا مدظلہ سمیت متعدد مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ مولانا عطا اللہ اور مولانا محمد طاہر رند نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

۱۵ نومبر ۲۰۲۵ء بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قاری عبدالخالق رحیمی نے

کی۔نعتیہ کلام سید سعید احمد نوری اور مولوی محمد اشرف مظلوم نے پیش کیا۔عصر کے بعد دوسری نشست سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور ناظم تبلیغ کوئٹہ مولانا مفتی محمد احمد نے مفصل و مدلل بیانات کئے۔بعد نماز مغرب آخری نشست کا آغاز پاکستان کے معروف قاری، جناب قاری محمد ابراہیم خان کاسی کی تلاوت سے ہوا۔شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن رفیق، حضرت مولانا اللہ وسایا اور مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا قاری انوار الحق حقانی نے خطابات کئے۔اختتامی دعا مولانا حسین احمد شرودی نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس پشین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشین کے زیر اہتمام ۱۶ نومبر ۲۰۲۵ء بعد نماز ظہر تا عشاء جامعہ عربیہ مرکزیہ دارالعلوم پشین میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کی کامیابی کے لیے علماء کرام کے تین بڑے اجلاسات منعقد ہوئے۔کانفرنس قاری عبدالوہاب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ہدیہ نعت مولانا عبدالمصور مسرور نے پیش کیا۔کانفرنس کی صدارت مولانا حیات اللہ نے کی۔نقابت مولانا فضل الرحمن نے سرانجام دیئے۔کانفرنس کی تین نشستیں منعقد ہوئیں: پہلی نشست میں مولانا سعد اللہ مولانا احمد خان، حافظ عبدالقدیر نے خطاب کئے۔دوسری نشست میں شیخ الحدیث حافظ محمد یوسف، مولانا عنایت اللہ مبلغ کوئٹہ، مولانا کمال الدین نے خطاب کئے۔تیسری نشست میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا محمد اویس مبلغ کوئٹہ نے خطابات کئے۔کلمات تشکر مولانا عطاء اللہ نے ادا کئے۔اختتامی دعا مولانا سیف اللہ نے کرائی۔کانفرنس کی کامیابی میں مولانا مفتی عتیق اللہ، مولانا حیات اللہ، مولانا محی الدین، مولانا رحمت علی، مولانا قمر الدین، مولانا احسان اللہ نے بھرپور کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس قلات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۷رنومبر ۲۰۲۵ء کو بعد نماز ظہر مرکزی شاہی جامع مسجد بس اڈا قلات میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کا آغاز مولانا حذیفہ شاہ کی تلاوت سے ہوا۔مولانا محمد اویس مبلغ عالمی مجلس بلوچستان، ڈپٹی کمشنر قلات منیر احمد درانی، مرکزی شوریٰ عالمی مجلس کے رکن مولانا قاری انوار الحق حقانی اور مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے خطابات کئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس گلستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلستان کے زیر اہتمام ۱۸ نومبر ۲۰۲۵ء کو بعد نماز ظہر تا عشاء جامع مسجد خاتم النّبیین عبدالرحمن مزی گلستان میں عظیم الشان کانفرنس مولانا عبدالباسط کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے علماء کرام کے دو بڑے اجلاسات بلائے گئے۔ کانفرنس جناب قاری عبداللطیف کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی مولانا عبدالمصور مسرور نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ تین نشستیں منعقد ہوئیں: پہلی نشست سے مولانا عبدالباسط اور مفتی انعام اللہ نے خطابات کئے۔ دوسری نشست سے مبلغین کوئٹہ مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب تیسری نشست سے مولانا قاضی احسان احمد نے ایمان افروز بیان کیا۔ قاضی صاحب کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ نقابت کے فرائض مفتی انعام اللہ نے انجام دیئے۔ کانفرنس کی کامیابیوں میں مولانا عبدالباسط، مولانا انعام اللہ، مفتی نصیب اللہ اور مولانا ظہور احمد آغا نے بھرپور کردار ادا کیا۔

اسی دن قبل از نماز ظہر مفتی عتیق اللہ مہتمم جامعہ دارالعلوم کی دعوت پر دارالعلوم حرمزئی میں طلباء کرام کو مولانا قاضی احسان احمد نے علمی اصلاحی اور ختم نبوت کے موضوع پر مدلل بیان فرمایا۔

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس نوشکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹ نومبر ۲۰۲۵ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی عید گاہ غریب آباد نوشکی بازار میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری اور شرکت کے حوالہ سے علماء کرام، مشائخ عظام، تاجر وصحافی برادری اور وکلا حضرات کو بھرپور دعوت دی گئی۔

بعد نماز ظہر تقریباً تین بجے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت کی سعادت قاری سعد نے حاصل کی۔ بعد ازاں مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عصر دوسری نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری صہیب احمد نے حاصل کی۔ بعد ازاں مولانا عنایت اللہ مبلغ ختم نبوت کوئٹہ نے سیر حاصل بیان کیا۔ بعد نماز مغرب تیسری نشست کا آغاز قاری محمد انور کی تلاوت قرآن پاک سے ہو۔ مبلغ عالمی مجلس کوئٹہ مولانا محمد اویس اور خطیب ختم نبوت حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے مفصل خطابات کئے۔ نقابت کے فرائض مولانا عبداللہ عزام اور مولانا عبدالغنی نے سرانجام دیئے۔ آخر میں مولانا عبدالمنان نگران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشکی نے کلمات تشکر ادا کئے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا غلام نبی شیخ الحدیث جامعہ عربیہ جمالیہ نوشکی کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوا۔ نوشکی میں یہ دوسری کانفرنس مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ الحمدللہ پورے ضلع نوشکی میں بھرپور ختم نبوت کی آواز لگائی گئی۔ تیاری میں نگران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالمنان، مولانا عبداللہ عزام، مولانا مفتی ظفر احمد، مولانا مظفر، مولانا مسلم، مولانا عبدالہادی، جناب عبدالوحید، بھائی جناب حاجی سلام، جناب حاجی عبدالشکور نے بہت تعاون کیا۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت تقریری مقابلہ سدھنوتی آزاد کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پانچواں سالانہ تقریری مقابلہ ۲۶ نومبر ۲۰۲۵ء کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں ضلع بھر کے مختلف اسکولز، کالجز اور مدارس کے طلباء کرام نے بھرپور جوش و جذبے کے ساتھ شرکت کی۔ تمام شرکاء نے عقیدۂ ختم نبوت اور اس سے متعلقہ موضوعات پر بہترین تیاری کے ساتھ دلنشین، مدلل اور پُراثر تقریریں پیش کیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے دفاع کا خوبصورت انداز میں حق ادا کیا۔ اس پروقار تقریب کے مہمانِ خصوصی قائد کشمیر شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید خان یوسف مدظلہ تھے۔

تقریب کی صدارت نائب امیر عالمی مجلس ضلع سدھنوتی مولانا عبدالرشید مدظلہ نے کی۔ پروگرام میں نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری مفتی ارشد یوسف، ناظم عمومی آزاد کشمیر مولانا عادل خورشید، مولانا عبدالباسط علوی مبلغ عالمی مجلس آزاد کشمیر، مفتی محمد احمد ڈسٹرکٹ کونسلر ظہیر جواد، مولانا وحید احمد، محترم نثار احمد، ہیڈ ماسٹر گل فراز، بھائی محمد وسیم، مفتی محمد نعیم، قاری محمد عثمان، مولانا محمد عمر، قاری وقار احمد، قاری محمد نقیب، محترم بابر اور عالمی مجلس کے مختلف کارکنان سمیت معزز شخصیات کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ یہ سالانہ مقابلہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، نوجوان نسل کی فکری تربیت اور سیرتِ رسول ﷺ کے پیغام کو عام کرنے کے حوالے سے انتہائی کامیاب اور تاریخی ثابت ہوا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس راوی روڈ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ راوی روڈ لاہور کے زیر اہتمام پندرویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۲۹ نومبر ۲۰۲۵ء کو نورانی مسجد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا نعیم الدین، مجلس سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی، نائب امیر لاہور پیر رضوان نفیس، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، قاری مومن شاہ، جمعیت علماء اسلام لاہور کے سینئر نائب امیر مولانا حافظ محمد اشرف گجر، کانفرنس کے منتظم اعلیٰ مجاہد ختم نبوت حامد بلوچ، مجلس راوی روڈ کے امیر حکیم ارشاد حسین، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالعزیز، قاری محمد اقبال، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا محمد عمران نقشبندی، قاری محمد معاویہ ڈیروی، قاری محمد امین، مولانا انیس الرحمن اسد، قاری محمد عثمان بشیر، رانا محمد اکرم، قاری غلام عباس، ملک عبدالباسط، رانا محمد تنویر سمیت کثیر تعداد میں علماء اور اہل علاقہ نے شرکت کی۔

رعایتی قیمت
مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت. مکمل سیٹ 37 جلدیں	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	14800
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	600
4	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
5	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
6	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	600
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	300
8	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	600
11	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1800
12	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (جلد اوّل)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
13	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (جلد دوم)	رسائل اکابرین	350
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	700
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
17	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	250
18	تحریک ختم نبوت (10 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	4500
19	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (دوجلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
23	فتنہ گوہر شاہی	مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ	200
24	مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام (مکمل سیٹ 17 جلدیں)		7500

نوٹ : ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

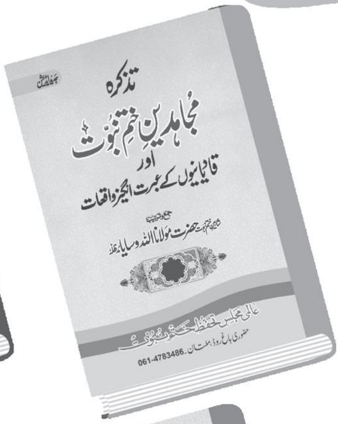

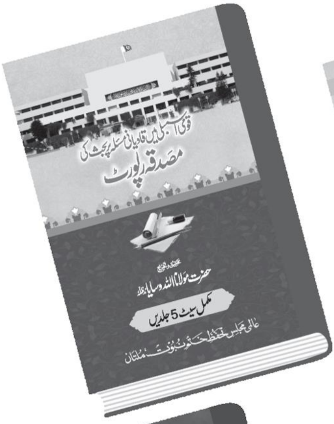

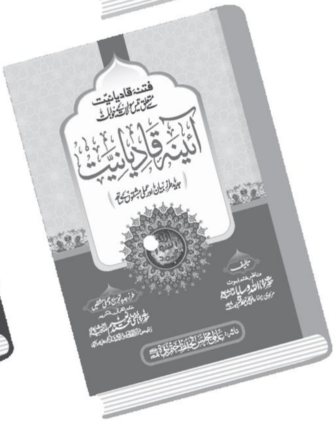

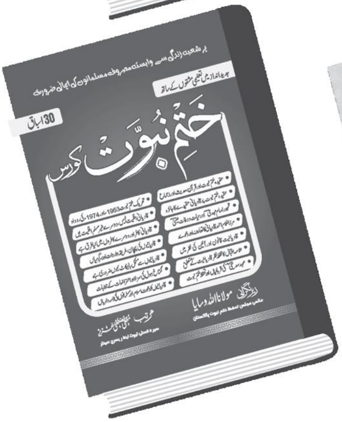

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

فرما گئے یہ ہادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

لا نبی بعدی

ختم نبوت کورس

33 واں سالانہ

24 جنوری 2026 تا 15 فروری 2026

بمقام

مدرسہ عربیہ ختم نبوت

مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی حفظہ اللہ نقشبندی مجددی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ۔ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

خواہش مند طلباء اس نمبر پر درخواست وٹس ایپ کریں

+92301-4151159

منجانب شعبہ نشر و اشاعت

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

قیمت فی شمارہ -/30 روپے

قیمت سالانہ -/360 روپے